Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

جلد
55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ
35

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

6 شعبان 1427 ہجری 31 ظہور 1385 ہش 31 اگست 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 26 اگست (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ۔ کل حضور نے بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور دعاؤں کی قبولیت اور شرائط و برکات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

متقی بنو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے

اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو حقیقی مسلمان بن جاؤ گے

ارشاد باری تعالیٰ

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالۡبَنِیۡنَ وَالۡقَنَاطِیۡرِ الۡمُقَنۡطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالۡفِضَّۃِ وَالۡخَیۡلِ الۡمُسَوَّمَۃِ وَالۡاَنۡعَامِ وَالۡحَرۡثِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَاللّٰہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنُ الۡمَاٰبِ۔ (سورۃ آل عمران:۱۵)

ترجمہ: لوگوں کیلئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے''۔

وَمَا ھٰذِہِ الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا اِلَّا لَھۡوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ لَھِیَ الۡحَیَوَانُ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ۔ (العنکبوت:65)

ترجمہ: یعنی یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆۔۔۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو (جو لوگ قناعت نہیں کرتے اور حرص میں رہتے ہیں ان کے بارے میں یہ ہے) ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی بھی ہو وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آجائے اُس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ (سنن الترمذی ابواب الذھد)

☆۔۔۔۔۔حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: متقی بنو، سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گذار بن جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو حقیقی مومن بن جاؤ گے اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو حقیقی مسلمان بن جاؤ گے کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے''

(سنن ابن ماجہ کتاب الذھد باب الورع والتقویٰ)

☆۔۔۔۔۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

(رسالہ قشیریہ باب القناعۃ صفحہ 21)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہو اسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ کشمکش والے کے سینہ میں آگ ہوتی ہے اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں بھی یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو کہتے ہیں ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر بھی ڈھانکا ہوا تھا اس نے لنگوٹ یا جانگیہ پہنا ہوگا اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی! کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جسکی ساری مرادیں پوری ہوگئیں ہوں اس کا حال کیا ہوتا ہے۔ اس گھوڑ سوار کو تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح پوری ہوگئیں ہیں۔ فقیر نے کہا جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہوگیا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 326)

''ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ تمام تکلفات جو آج کل یورپ میں لوازم زندگی بنا رکھے ہیں یعنی زندگی کے لئے لازمی ضروری سمجھے ہوئے ہیں ان سے ہماری مجلس پاک ہے رسم عادت کے ہم پابند نہیں ہیں اس حد تک کہ ہر ایک عادت کی رعایت رکھتے ہیں کہ جس کے ترک سے کسی تکلیف یا معصیت کا اندیشہ نہ ہو۔ باقی کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 448)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لبنان اسرائیل جنگ......کئی اسباق کئی پیغام!

......۲......

گزشتہ گفتگو میں ہم لبنان کے تشدد پسند گروپ حزب اللہ اور اسرائیل کی حالیہ جنگ کے حوالہ سے یہ عرض کرر ہے تھے کہ مسلم ممالک کی آج کل یہ حالت بنی ہوئی ہے کہ قریباً ہر ملک کی حکومت کے خلاف اُس کے اپنے ملک میں ہی ایسے گروپ موجود ہیں جو تشدد کے ذریعہ اپنی حکومت کے تختہ کو اُلٹ دینا چاہتا ہے۔ نقشہ دنیا میں اسلامی ممالک پر آپ ایک اُچٹتی نظر ڈالتے چلے جائیں تو آپ کو افغانستان عراق سعودی عرب لبنان فلسطین یہاں تک کہ ہمارا پڑوسی ملک پاکستان بھی اس خلفشاء کا شکار نظر آئے گا۔ چنانچہ حالیہ دنوں میں بلوچستان میں جو واقعات رونما ہوئے اور وہاں کے قبائل کی اور پاکستانی فوج کی جنگ ہوئی۔ اس میں بلوچستان کے ایک سابق وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگتی کو بھی اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اسلامی ممالک میں اس مزاج کی پیداوار امریکہ اور روس (سابقہ U.S.S.R) کی آپسی چپقلش اور حسد رہا ہے۔ جن دنوں نقشہ دُنیا پر یہ دو ملک ایک طاقتور مدمقابل کی حیثیت میں تھے اسلامی ممالک کی اندرونی قوتوں کو ان دونوں ممالک نے اپنی اپنی طرف کھینچ کر اُن میں بغاوت کے بیج بودئے تھے اور بدقسمتی یہ ہوئی کہ اسلامی ممالک کے یہ گروپ چاہے ملک کا برسر اقتدار گروپ تھا یا اُس کا مخالف گروپ ان تشدد کی کاروائیوں کو جہاد کے نام سے موسوم کرنے لگا تھا اور گذشتہ تین دہائیوں سے جہاں اس غلط نظریہ گی وجہ سے مسلم ممالک نے شدید نقصان اُٹھایا ہے وہاں اُنہیں جیسا چاہے استعمال کیا گیا اور جیسا اُن کے دشمن نے چاہا اُن کی اندرونی قوت کو توڑ اور بکھیر کر رکھ دیا۔ اور دوسرا بڑا نقصان یہ ہوا کہ اسلامی ممالک کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والے ممالک کے اسلام دشمن مذہبی گروپوں کو اس کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع ملا۔ چنانچہ اگر آپ غور سے دیکھیں گے تو صاف محسوس کریں گے کہ جن دنوں مسلم ممالک آپسی نام نہاد جہاد میں برسرپیکار ہوئے ہیں انہی دنوں سے پادریوں اور دیگر دشمنان اسلام کی اسلام مخالف کتب بہت تیزی سے مغربی دنیا کی مارکیٹ میں آئی ہیں۔ اور ساتھ ہی گذشتہ پندرہ سالوں سے الیکٹرانک میڈیا کی تیز رفتاری نے اُن کے اس غلط پرچار کو پوری دنیا میں بادسموم کی طرح پھیلا دیا ہے۔

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ مسلم ممالک کو اندرونی طور پر توڑ کر اور جہاد کے اس غلط نظریہ کو استعمال کر کے اسلام دشمن طاقتوں نے ایک بہت بڑی ناانصافی کی ہے لیکن ہمیں کہنے دیجئے کہ اس ناانصافی کو مسلم ممالک کے حکام اور اُن کے ظاہر پرست علماء نے دودو ہاتھوں سے دعوت دی ہے۔ اس میں مزید ناانصافی یہ ہوئی کہ اسلام دشمن قوتوں نے مسلم ممالک کے ساتھ جیسا چاہا سلوک کیا اپنے مفادات کے حصول کیلئے کہیں پر کوئی پیمانہ بنایا اور کسی مقام پر کوئی اور پیمانہ گھڑ لیا۔ یہ بات سمجھنے کی ہے کہ لبنان میں حزب اللہ کا رول وہی ہے جو افغانستان میں طالبان کا تھا لیکن طالبان کو نیست و نابود کر دینا اور حزب اللہ کیلئے کسی بیرونی فوج کو نہ بھیج کر اقوام متحدہ کی امن فوج کو بھجوانے کا فیصلہ کرنا، اسمیں بھلا کیا راز ہے؟۔ ہمیں کہنے دیجئے کہ لبنان میں بھاری تعداد میں امریکہ اور اُن کے حلیف گروپوں کے ایسے ہم مذہب لوگ ہیں کہ اگر لبنان میں فوج کشی کی جائے تو لازمی طور پر اُن کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ سب دنیا جانتی ہے کہ لبنان میں ایک معقول تعداد میں عیسائی اور یہودی موجود ہیں جو وہاں کی حکومت پر بھی کافی اثر رکھتے ہیں۔ اس لئے یہاں امن فوج کو بھیج دینا ہی کافی سمجھا گیا اور اس کے مقابلہ پر افغانستان اور عراق کو تہس نہس کر دینے میں اپنوں کا تو کوئی نقصان نہیں تھا۔ اس لئے وہاں فوجی کاروائی کر کے وہاں کے عوام کو تباہ و برباد کر دیا گیا کیا یہ ناانصافی کی بدترین مثال نہیں ہے، ناانصافی کی دوسری بدترین مثال یہ ہے کہ دنیا میں جمہوریت کو قائم کرنے اور عوام کو اُن کے حقوق دلانے کے علمبردار امریکہ نے اُسی جمہوریت کو قبول کیا ہے جو اُس کے مفادات کے عین مطابق ہو لیکن جو جمہوریت اُس کے مفادات سے ٹکراتی ہو۔ اُس کو قبول کرنے سے وہ اور اُس کے حلیف یکسر انکار کر دیتے ہیں چنانچہ فلسطین میں حماس کی موجودہ جمہوری حکومت اس کی ایک واضح مثال ہے؟۔ جس کو امریکہ اور اس کے حلیف ممالک کی طرف سے ٹھکرا دیا گیا ہے۔

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ امریکہ اور اُس کے حلیف ممالک جو خود دنیا میں دہشت گردی کے بانی مبانی ہیں اُنہوں نے دہشت گردی کو ختم کرنے کے بہانے ایک طرف تو عام دنیا کے امن کو خطرے میں ڈال دیا ہے دوسرے اُس کے ردعمل کے طور پر جنگجو طاقتیں دن بدن قوت حاصل کرتی جارہی ہیں القاعدہ کا امریکہ کی فوجی اور اقتصادی طاقت پر حملہ دراصل اس ردعمل کی شروعات تھی اور 11 ستمبر سن 2000ء کے اس حملہ کے بعد سے اب تک کے پانچ سالوں میں امریکہ نے جتنا ان طاقتوں کو دبانے کی کوشش کی ہے اُتنا ہی یہ طاقتیں مزید اُبھری ہیں اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ان انتہا پسند طاقتوں کو اپنے مشن کیلئے ایک مذہبی اور جذباتی لگاؤ بھی ہے اور یہی چیز اُن کی طاقت کا نقطہ مُرکزی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھتے ہوئے خودکش حملوں کیلئے بھی تیار ہو جاتے ہیں اور یہی کچھ ہم افغانستان عراق، فلسطین اور اسی طرح کی دیگر جگہوں پر بھی دیکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض تجزیہ نگار موازنہ کرتے ہوئے ان انتہا پسند طاقتوں کو اپنے مشن میں کامیاب قرار دیتے ہیں۔ اور بعض تبصرہ نگاروں نے تو یہاں تک کہا کہ امریکہ اور اُس کے حلیف گروپ موجودہ حزب اللہ اور اسرائیل جنگ کو تب ہی ختم کرنے پر راضی ہوئے جب لنڈن میں طیاروں کو اُڑا دینے کی سازش بے نقاب ہوئی۔

ہم امریکہ اور اُس کے حلیف گروپوں کی ناانصافیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس ضمن میں یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسرائیل نے امریکی اور یورپی قوتوں کی ناانصافیوں کے بل بوتے پر اپنے اردگرد کے علاقہ میں مکمل طور پر اپنی اجارہ داری بنا رکھی ہے وہ جب چاہے فلسطین کے لوگوں کو یہاں تک کہ اُن کے حکام کو بھی یرغمال بنالیتا ہے جب چاہے لبنان میں گھس کر وہاں سے اپنے مخالفین کو اغوا کر لیتا ہے سینکڑوں لوگون کو اُس نے حراست میں رکھا ہوا ہے اور اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ وہ کب تک حراست میں رہیں گے۔ خود ہی مقدمہ چلا کر خود ہی فیصلہ کر کے اُن کو جیلوں میں ٹھونس دیا جاتا ہے اور عالمی ضابطوں کی سرعام ہنسی اُڑائی جاتی ہے حد یہ ہے کہ اسرائیل کی سپریم کورٹ نے حکومت کے اس ظالمانہ طریقہ کار کو قانونی طور پر جائز قرار دیا ہوا ہے کوئی بھی ملک اسرائیل کو آج تک اس بات سے روک نہیں سکا ہے کہ وہ کیوں فلسطین میں داخل ہو کر اپنے فوجیوں کے ذریعہ وہاں کی بسی بسائی عمارتوں پر بلڈوزر چلا دیتا ہے اور معصوموں کا قتل کر دیتا ہے اور کیوں بلا اجازت لبنان یا دوسرے علاقوں میں داخل ہو کر وہاں کے لوگوں کو اغوا کرتا ہے عرب حکومتیں اس قدر کمزور ہیں کہ وہ اسرائیل سے اس تعلق میں بات بھی نہیں کر سکتیں حالانکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادیں اس بارہ میں موجود ہیں کہ اسرائیل تمام اغوا شدہ یرغالیوں کو فوری طور پر رہا کر دے چاہے وہ کوئی بھی ہوں اور انہیں جہاں سے بھی قید کیا گیا ہو لیکن اسرائیل نے اقوام متحدہ کی اس قرارداد کو آج تک نہایت حقارت سے ٹھکرا رکھا ہے اور امریکہ اور یورپ جیسے ممالک جو ایسے مواقع پر انسانی حقوق کی دہائی دیتے ہوئے آگے آجاتے ہیں اس موقع پر بالکل خاموش ہیں اسرائیل جو عرب ممالک کے سینکڑوں افراد کو یہاں تک کہ اُن کے بچوں کو بھی اغوا کر چکا ہے۔ اُس نے حزب اللہ پر حالیہ حملہ صرف اس لئے کیا کہ حزب اللہ گروپ نے اُس کے دو فوجیوں کو قید کر رکھا ہے اس بات کو بہانہ بنا کر اور سفارتی کوششوں کو یکسر ترک کر کے اسرائیل نے لبنان پر ظالمانہ حملہ کر دیا۔ اور حزب اللہ کے ٹھکانوں پر حملوں کے بہانے سے معصوم شہری آبادیوں کو نشانہ بنا کر سینکڑوں مردوں عورتوں اور بچوں کو تہہ تیغ کر دیا۔ اسرائیل کی طرف سے اگرچہ یہ کہا گیا ہے کہ شہریوں کی ہلاکتیں اتفاقیہ ہیں لیکن یہ بات ہرگز درست نہیں۔ اسرائیل کی یہودی حکومت تو بائبل کے اس حکم پر عمل کرتی ہے کہ "جب بھی تم کسی بستی میں داخل ہو تو اس زمین کے باشندوں کو اپنے سامنے سے بھگاؤ۔ اُن کے سب اونچے مکانوں کو ڈھادو اور اُن کو جو زمین کے بسنے والے ہیں خارج کر دو اور وہاں آپ بسو" اور پھر لکھا ہے۔

"سو تم اُن بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کر دو اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف ہے جان سے مار دو لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں اس کو اپنے لئے زندہ رکھو"

(گنتی باب ۳۱ باب ۳۳)

پس یہ تو اسرائیل کی مجبوری ہے کہ وہ تو اپنی مقدس کتاب کی تعلیم کے مطابق عمل کر رہا ہے وہ اس تعلیم کی روشنی میں ہی غیروں کی سرزمین میں گھستا ہے، توڑ پھوڑ کرتا ہے، عورتوں اور بچوں کو تہہ تیغ کرتا ہے اور اُس کے اس کام کو امریکہ اور اُس کے حلیف جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ بھی تو اُسی کتاب کے ماننے والے ہیں۔ یہاں تک کہ صدر بش نے کہا کہ اسرائیل کو لبنان پر حملے کا حق حاصل ہے اس کے مقابل پر اسلامی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہودیوں کے معبد میں صرف اس لئے عبادت نہیں کی تھی کہ مسلمان کہیں بعد میں اُس پر قبضہ کر کے مسجد نہ بنالیں اور مسلمانوں کو تو جہاد میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مجبوراً اگر دفاع کرنا پڑے تو وہاں کی عورتوں بچوں اور راہبوں اور پنڈتوں کو نقصان نہیں پہنچانا۔ فصلوں اور باغات کو نہیں کاٹنا بلکہ اُنہی لوگوں سے مقابلہ کرنا ہے جو مدمقابل میں اور جن سے جنگ جاری ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کے دور میں اسلام کی اس حسین تعلیم پر خود اسلام کے ماننے والوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور قرآن مجید کو نہ سمجھنے کی وجہ سے انہوں نے نقصان اُٹھایا ہے اس تعلق میں مزید آئندہ گفتگو میں

(باقی) (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر تا قیامت آپ کی سچی پیروی کرنے والوں کو پہنچتا رہے گا اور آپ کی دعاؤں سے وہ حصّہ لیتے رہیں گے

ہمیں جتنی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوگی اتنی زیادہ اور اتنی جلدی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے حصّہ لیتے چلے جائیں گے، ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کرنے والوں کا حصّہ ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 راگست 2006ء (18 رظہور 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ سے یہ اعلان کروایا کہ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران:32) یعنی تو کہہ کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور بخش دے گا، تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

جس ہستی کا، جس شخصیت کا اللہ تعالیٰ سے یہ تعلق ہو کہ اس کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائے اور اس کے واسطے سے دعا مانگنے سے گناہ معاف ہو جائیں اس کا اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے کس قدر عظیم ہوگا اور اس کی عام باتوں کو بھی یقیناً خدا تعالیٰ دعا کے رنگ میں قبول کر لیتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اس اظہار کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو بھی اس بات کا احساس تھا کہ مَیں بشری تقاضے کے تحت ایک عام بات بھی کروں تو وہ دعا کا رنگ اختیار کر سکتی ہے اور کسی دوسرے کے لئے ابتلاء یا امتحان کا موجب بن سکتی ہے۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی ہے کہ اے میرے پروردگار میں بھی ایک عام آدمی اور عام انسانوں کی طرح غصے میں آ جاتا ہوں اور خوش بھی ہوتا ہوں جس طرح دوسرے لوگ خوش ہوتے ہیں پس اگر میں کسی انسان کے بارے میں بددعا کروں اور وہ درحقیقت اس کا اہل نہ ہو تو میری یہ دعا ہے کہ اے میرے اللہ! میری یہ بددعا اس کی پاکیزگی اور قیامت کے دن درجات کی بلندی کا باعث بن جائے۔ پس یہ تھا آپ کو اپنے خدا پر اپنی دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں یقین۔ اور یہ اس لئے تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ محبوب اپنے محبوب کی ذرا سی بات کو بھی ٹال دے۔ آپ کے اس مقام کا دشمن کو بھی یقین تھا، وہ چاہے آپ کے خدا کی طرف سے ہونے کے قائل تھے یا نہیں یا دعا کی قبولیت کے قائل اس طرح تھے جس طرح ایک مسلمان ہوتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اکثر لوگ متاثر ہونے کے باوجود اپنی اَناؤں کے جال میں پھنس کر اس کو کچھ اور نام دیتے ہیں، یہ نہیں کہتے کہ اللہ کے تعلق کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا آپ کی بات کے پورے ہونے کے دشمن بھی قائل تھے، جبھی تو جنگ احد میں ایک کافر نے آپ کے نیزے سے لگے ہوئے ہلکے سے زخم پر بھی شور مچا دیا تھا کہ مر گیا، مر گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اتنا ہلکا سا زخم ہے، اس سے تم کس طرح مر جاؤ گے؟ اس نے کہا کہ محمد ﷺ نے مجھے ایک دفعہ کہا تھا کہ تم میرے ہاتھ سے مرو گے تو آج اگر محمد ﷺ مجھ پر تھوک بھی دیتے تو خدا کی قسم میں مر جاتا۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ وہ اس زخم سے ہی چند روز میں مر گیا۔ آپ نے یہ جو دعا مانگی تھی کہ میری بددعا کا اگر کوئی اہل نہ ہو تو اسے دعا میں بدل دینا لیکن یہ دشمن اسلام اس بات کا اہل تھا، اس لئے اپنے انجام کو پہنچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔‘‘

(حقيقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 119,118)

اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے اس محبوب، پیارے اور عالی مرتبے کے نبی ﷺ کے ساتھ مختلف مواقع پر آپ کی باتوں اور دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دے کر اپنا پیارا ہونے کا جو اللہ تعالیٰ نے اظہار فرمایا ہے، اس کا ذکر کروں گا۔ ظاہر ہے اس عظیم نبی کی زندگی کے ان قبولیت دعا کے واقعات کا احاطہ تو نہیں ہو سکتا، بیشمار واقعات ہیں۔ مختلف مواقع کی چند جھلکیاں پیش کی جا سکتی ہیں جو اس وقت میں پیش کروں گا۔

ایک روایت میں آتا ہے مسروق بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ جب قریش نے رسول کریم ﷺ کی تکذیب اور نافرمانی کی تو آپ نے ان کے خلاف یہ دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ (بخاری کتاب التفسير باب سورة الدخان) اے اللہ! میری مشرکین کے مقابلے پر اس طرح سات سالوں کے ذریعہ سے مدد فرما جس طرح تو نے یوسف کی سات سالوں کے ذریعہ سے مدد فرمائی تھی۔ مشرکین مکہ کو ایک شدید قحط نے آ گھیرا یہاں تک کہ ہر چیز کو اس نے ملیا میٹ کر دیا، یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیاں اور مردار کھایا اور زمین سے دھوئیں کی مانند چیز نکلنے لگی۔ ابوسفیان آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے محمد ﷺ آپ کی قوم تو ہلاک ہوگئی ہے، اللہ سے دعا کریں وہ ان سے اس عذاب کو دور کر دے۔ آپ نے دعا کی اور فرمایا تم پھر اس کے بعد سرکشی کرنے لگ جاؤ گے۔ دعا تو میرے سے کروا رہے ہو لیکن دوبارہ وہی حرکتیں کرو گے۔ مسلمانوں کے ساتھ کفار نے جو ظلم کیا اس پر جب اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا عذاب قحط سالی کی صورت میں نازل ہوا تو پھر بنی نوع کی ہمدردی کی جو تڑپ آپ کے دل میں تھی اس کے تقاضا کے تحت دشمن کے حق میں دعا کی کہ عذاب دور ہو جائے۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرما دیا، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ مجھے علم ہے کہ تم بھی جس طرح پہلے کرتے رہے تھے یہ عذاب دور ہونے کے باوجود بعد میں وہی حرکتیں کرو گے، لیکن پھر بھی میں تمہاری تکلیف کی وجہ سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ دشمن کو بھی آپ کی دعاؤں پر یقین تھا لیکن اناؤں اور ضد کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب عذاب دور کر دیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح نبیوں کا انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دفعہ سخت قحط پڑ گیا، نبی کریم ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک بدو کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے، پس اللہ سے ہمارے لئے دعا کریں۔ آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں آسمان پر ایک بھی بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آتا تھا، لیکن خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، آپ نے ابھی ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ بادل پہاڑوں کی

مانند اُمڈ آئے، ابھی آپ منبر سے بھی نہیں اترے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی ریش مبارک پر بارش کے قطرات دیکھے، پھر لگاتار اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی بدو کھڑا ہوا اور راوی کہتے ہیں کہ وہ بدو یا کوئی اور شخص، بہر حال جو بھی شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اب تو مکانات گرنے لگے ہیں اور مال بہنا شروع ہو گیا ہے، پس آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور دعا کی اللھم حوالینا ولا علینا اے اللہ ان بادلوں کو ہمارے ارد گرد لے جا اور ہم پر نہ برسا۔ آپ جس بادل کی ٹکڑی کی طرف بھی اشارہ کرتے تو وہ پھٹ جاتی اور اس بارش سے مدینہ ایک حوض کی مانند ہو گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ وادی کنات ایک مہینے تک بہتی رہی، جو شخص بھی کسی علاقے سے آتا تو اس بارش کا ذکر کرتا تھا۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الاستسقاء فی الخطبةیوم الجمعة)

دیکھیں اللہ تعالیٰ کا سلوک کہ بارش اس وقت تک ہوتی رہی جب تک دوبارہ دعا نہ کر دی کہ ارد گرد کے علاقوں میں تو ہو جائے لیکن یہاں سے ہٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ایسے حالات ہی پیدا نہ کرتا جس سے اتنے قحط کی حالت پیدا ہو جاتی جس سے مسلمان بھی تنگ آئے ہوئے تھے اور پھر بارش اگر ہوتی تو اتنی ہوتی جتنی ضرورت تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی مومنوں کی جماعت کو آزمانے اور ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے اور نبی کے زیادہ سے زیادہ معجزات دکھانے کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے جو مومنوں کے لئے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں اور کافروں کے لئے بھی توجہ پیدا کرنے کی وجہ بنتے ہیں۔ اسی طرح بڑے امتحانوں، ابتلاؤں میں بھی ہوتا ہے تا کہ مومنوں کے ایمان میں مضبوطی آئے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان امتحانوں سے گزرنا چاہئے، بہر حال مومنوں اور انبیاء کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آخری نتیجہ مومنوں کے حق میں ہی ظاہر فرماتا ہے۔ اس بات کا تو ضمناً ذکر آ گیا، بیان میں یہ کر رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی قبولیت دعا کے واقعات اور کس طرح وہ مجیب خدا آپ کی باتوں کو پورا فرماتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اپنے خادم انس کے لئے دعا کریں۔ آپ نے دعا کی اے اللہ! اس کے اموال اور اس کی اولاد میں برکت ڈال دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت ڈال۔

(بخاری کتاب الدعوات باب دعوة النبی ﷺ لخادمه بطول العمر و بکثرة ماله)

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت انس کا ایک باغ تھا، اس دعا کے بعد سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت انس کے لئے کثرت مال اور اولاد کی جو دعا مانگی تھی اس کے نتیجہ میں حضرت انس کی زندگی میں 80 کے قریب آپ کے بیٹے اور پوتے اور پوتیاں اور نواسے نواسیاں تھیں اور آپ نے 103 یا بعض روایتوں میں آتا ہے کہ 110 سال تک عمر پائی۔

(اسد الغابه جلد اوّل زیر اسم انس بن مالک بن النضر صفحه 178، مطبع دارالفکر بیروت 1993ء)

ایک اور روایت میں آپ کی دشمن کے لئے بددعا اور اس کی قبولیت کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز ادا کر رہے تھے کہ ابو جہل اور قریش کے چند لوگوں نے مشورہ کیا۔ مکہ کے ایک کنارے پر اونٹ ذبح کئے گئے تھے، انہوں نے بھیجا اور وہ اونٹ کی اوجڑی اٹھا لائے اور اسے نبی کریم ﷺ کے اوپر لا کر رکھ دیا۔ حضرت فاطمہ آئیں اور اسے آپ کے اوپر سے اٹھایا۔ اس پر آپ نے فریاد کی اے اللہ! تو قریش کو خود سنبھال، اے اللہ! تو قریش کو خود سنبھال، اے اللہ! تو قریش کو خود سنبھال۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بددعا ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابو مُعیط وغیرہ کے متعلق تھی۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سب کو بدر کے میدان میں مقتولین میں دیکھا۔

(بخاری کتاب الجهاد و السیر باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة و الزلزلة)

یہ تھا انجام ان سرداران قریش کا جنہوں نے مکہ میں آپ کا جینا دوبھر کیا ہوا تھا اور جن کی وجہ سے آپ کو اس شہر سے ہجرت کرنی پڑی، جو آپ کا شہر تھا۔ اور ہجرت کے وقت آپ نے مکہ کی طرف دیکھ کر یہ فرمایا تھا کہ اے بستی تو تو مجھے بہت پیاری ہے لیکن تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ آنحضرت ﷺ نے جب سرداران قریش کے لئے بددعا کی تو اس لئے نہیں کہ آپ کے دل کی سختی تھی۔ آپ کے دل کی نرمی کی تو کوئی انتہا نہیں تھی، تبھی تو طائف کے سفر پر لوگوں کے ظلم کے باوجود جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہاڑوں کا فرشتہ یہ پیغام لے کر آیا کہ اگر چاہیں تو دو پہاڑوں کو ملا دوں اور لوگوں کو بیچ میں پیس دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں نہیں، انہیں میں سے اللہ کی عبادت کرنے والے پیدا ہوں گے۔ یہ تھا آپ کا بنی نوع سے ہمدردی کا معیار کہ باوجود اجازت کے بددعا نہیں کی لیکن قوم کے لیڈر چونکہ بددعا کے مستحق تھے، ان کے لئے کی۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی اور ان کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! دوس قبیلے نے اسلام کی دعوت کا انکار کر دیا ہے اس لئے آپ ان کے خلاف بددعا کریں۔ کسی نے کہا کہ اب تو دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ تو دوس قبیلے کو ہدایت دے اور ان کو لے آ۔

(بخاری کتاب الجهاد و السیر باب الدعاء للمشرکین بالهدی لیتالفهم)

اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ملتی ہے کہ طفیل بن عمرو ایک معزز انسان اور عقلمند شاعر تھے۔ جب وہ مکہ آئے تو قریش کے بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ اے طفیل! آپ ہمارے شہر میں آئے ہیں اور اس شخص محمد ﷺ نے عجیب فتنہ برپا کر رکھا ہے، نعوذ باللہ۔ اس نے ہماری جماعت کو منتشر کر دیا ہے۔ وہ بڑا جادو بیان ہے۔ باپ بیٹے، بھائی بھائی اور میاں بیوی کے درمیان اس نے جدائی ڈال دی ہے۔ ہمارے ساتھ جو بیت رہی ہے وہی خطرہ ہمیں تمہاری قوم کے بارہ میں بھی ہے۔ پس ہمارا یہ مشورہ ہے کہ نہ تم اس شخص سے بات کرنا اور نہ اس کی کوئی بات سننا۔ طفیل کہتے ہیں کہ کفار مکہ نے اتنی تاکید کی کہ میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ میں اس شخص کی بات نہیں سنوں گا اور کوئی بات کروں گا بھی نہیں۔ لیکن مجھے پتہ تھا کہ بیت اللہ میں موجود ہیں تو وہاں جاتے ہوئے میں نے اپنے کانوں میں روئی ڈال لی تا کہ غیر ارادی طور پر بھی آنحضرت ﷺ کی آواز میرے کانوں میں نہ پہنچے۔ کہتے ہیں کہ جب میں بیت اللہ میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ مَیں بھی قریب جا کے کھڑا ہو گیا تو کہتے ہیں کہ آپ کی تلاوت کے چند الفاظ کے سوا مَیں کچھ نہ سن سکا۔ مگر جو سنا وہ مجھے اچھا کلام محسوس ہوا۔ میں نے اپنے دل میں کہا، میرا برا ہو میں ایک عقلمند شاعر ہوں، برے بھلے کو خوب جانتا ہوں، آخر اس شخص کی بات سننے میں حرج کیا ہے۔ اگر تو اچھی بات ہو گی تو میں اسے قبول کر لوں گا اور بری ہو گی تو چھوڑ دوں گا۔ طفیل کہتے ہیں کہ کچھ دیر انتظار کے بعد جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لے گئے تو میں آپ کے پیچھے ہو لیا، جب آپ گھر میں داخل ہونے لگے تو میں نے کہا اے محمد ﷺ آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں یہ کہا ہے اور میں اللہ کی قسم دے کے کہتا ہوں کہ مجھے اتنا ڈرایا ہے کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ڈالی ہوئی تھی کہ آپ کی بات نہ سن سکوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے پھر بھی مجھے آپ کا کلام سنوا دیا اور جو میں نے سنا ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ آپ خود مجھے اپنے دعوے کے بارے میں بتائیں۔ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے مجھے اسلام کے بارے میں بتایا اور قرآن شریف بھی پڑھ کر سنایا۔ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے اس سے خوبصورت کلام اور اس سے زیادہ صاف اور سیدھی بات کوئی نہیں دیکھی۔ چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا اور حق کی گواہی دی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں اپنی قوم کا سردار ہوں اور لوگ میری بات مانتے ہیں۔ میرا ارادہ واپس جا کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلانے کا ہے، آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہتے ہیں اگلے دن جب میں اپنے قبیلے میں پہنچا تو میرے بوڑھے والد مجھے ملنے آئے تو میں نے انہیں کہا کہ آج سے میرا اور آپ کا تعلق ختم ہے۔ والد نے سبب پوچھا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو اسلام قبول کر کے محمد ﷺ کی بیعت کر لی ہے۔ والد کہنے لگے کہ اچھا پھر میرا بھی وہی دین ہے جو تمہارا ہے۔ (ان کو اپنے بیٹے کی نیکی اور لیاقت پر یقین تھا)۔ پھر میں نے انہیں کہا کہ غسل کر کے اور صاف کپڑے پہن کر آئیں میں آپ کو اسلام کی تعلیم کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر کہتے ہیں میں نے انہیں اسلام کی تعلیم سے آگاہ کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ میری بیوی میرے پاس آئی۔ میں نے اس سے کہا کہ تم مجھ سے جدا رہو، تم سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس نے وجہ پوچھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں۔ چنانچہ اس نے بھی سنا اور اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے قبیلے دوس کو اسلام کی طرف دعوت دی مگر انہوں نے میری دعوت پر توجہ نہ کی تو میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! دوس قبیلے کے لوگ اسلام قبول نہیں کرتے۔ آپ ان کے خلاف بددعا کریں۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی اے اللہ! دوس قبیلے کو ہدایت فرما، جیسا کہ پہلے روایت میں آیا ہے اور اس وقت نبی کریم ﷺ نے حضرت طفیل کو یہ توجہ بھی دلائی کہ آپ واپس جا کر نرمی اور محبت سے پیغام حق پہنچائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور آرام سے تبلیغ شروع کر دی۔ لیکن آگے آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دعا کس طرح قبول ہوئی، یہ قبیلہ آنحضرت ﷺ کی دعا کے طفیل جنگ احزاب کے بعد اسلام لایا۔ اس کے بعد پھر طفیل بن عمرو مدینہ ہجرت کر آئے اور ان کے ساتھ 70 خاندان اور بھی تھے۔ حضرت ابو ہریرہ بھی اس قبیلے کے تھے جو ان 70 خاندانوں کے ساتھ مدینہ میں ہجرت کر آئے تھے۔

(سیرة النبویة لابن هشام قصة اسلام طفیل لابن عمرو الدوسی، صفحه 278,277)

تو دعا کی قبولیت کا جب وقت آیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے دیکھیں کس طرح پورا فرمایا اور آہستہ کی تبلیغ سے ان کے دل نرم ہونے شروع ہوئے اور ایک وقت میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اس دعا کے طفیل ایسے ہدایت یافتہ ابو ہریرہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے جو آج آنحضرت ﷺ کی روایات ہم تک پہنچا کر ہمارے لئے بھی ہدایت کا باعث بن رہے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ آنحضرت ﷺ کی دعا کے طفیل اپنی والدہ کے قبول اسلام کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مشرک والدہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے انہیں تبلیغ کی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ناپسندیدہ باتیں کہیں۔ میں رسول کریم ﷺ کے پاس روتا ہوا حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا تو وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے دعوت دی تو انہوں نے آپ کے متعلق نازیبا باتیں کیں جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ میری

والدہ کو ہدایت دے۔ رسول کریم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کی دعا سے خوش خوش واپس ہوا۔ جب میں گھر کے دروازے کے پاس آیا تو وہ بند تھا، میری والدہ نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا اے ابو ہریرہ ادھر ہی ٹھہر جاؤ۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی تو اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کی والدہ نے غسل کیا، کپڑے پہنے، دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور خوشی سے میں رو رہا تھا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! خوش ہو جائیں، خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور نیک کلمات ادا فرمائے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اور میری ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور ان کو ہمارا محبوب بنا دے۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں اس پر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ اپنے اس بندے ابو ہریرہ اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور مومنین کو ان کا محبوب بنا دے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابی ہریرة الدوسی)

دیکھیں ایک تو آپ کی والدہ کے قبول اسلام کی صورت میں فوری قبولیت دعا کا اثر اور دوسری دعا اس طرح قبول ہوئی، جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ بے شمار احادیث حضرت ابو ہریرہ کی روایت کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں جن کی وجہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ آج تک ایک سچا مسلمان جب بھی کسی روایت کو سنتا ہے جو ابو ہریرہ کی طرف سے آتی ہے یا کسی بھی حدیث کو (حضرت ابو ہریرہ کی بات ہو رہی ہے اس لئے) جب کسی روایت کو سنتا ہے جو اس کی ہدایت کا باعث بنتی ہے تو حضرت ابو ہریرہؓ کے لئے دعا بھی نکلتی ہے اور ان کے لئے محبت کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہونے چاہئیں۔ جنہوں نے آخری سالوں میں آنے کے باوجود بے شمار روایات ہم تک پہنچائیں اور اس نیک کام کرنے کے لئے کئی کئی دن فاقے بھی برداشت کئے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے در سے اس لئے نہیں اٹھتے تھے کہ کہیں کوئی بات سننے سے رہ نہ جائے۔ پس یہی لوگ تھے جو اللہ اور رسول کی محبت کی وجہ سے مومنوں کے بھی محبوب بن گئے اور اب رہتی دنیا تک انشاء اللہ بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ کی مجلس میں ہر وقت موجود رہنے اور آپ کی بابرکت باتیں سننے اور انہیں یاد رکھنے کا اس قدر شوق تھا کہ جب آپ شروع میں آئے ہیں تو ذہن اتنا تیز نہیں تھا، تمام باتیں یاد نہیں رہتی تھیں تو بڑے فکرمند ہوتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک روز اپنی اس کمزوری کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت ابو ہریرہ خود ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ سے جو باتیں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چادر پھیلائی تو نبی کریم ﷺ نے دعا کی۔ کہتے ہیں اس دعا کے بعد بہت ساری باتیں اور حدیثیں میں نے سنیں مگر میں ان میں سے ایک بھی بات نہیں بھولا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب لابی ہریرة)

اور آج دیکھیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ کی روایات ہم تک پہنچیں اور آج سب سے زیادہ قابل اعتبار راویوں کی صف میں آپ صف اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مال میں خیر و برکت کی دعا دی۔ کہتے ہیں اس کے بعد جس چیز کو ہاتھ لگاتے تھے اس میں خیر و برکت پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ روایت میں اس طرح ذکر ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت ﷺ نے خیر و برکت کی دعا دی۔ عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اس دعا کے نتیجے میں خدا کا اتنا فضل ہوا کہ اگر میں کسی پتھر کو بھی اٹھاتا تھا تو یہ امید ہوتی تھی کہ اس کے نیچے سونا ہوگا۔ اسی کشائش اور آسودگی کی حالت میں جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کے ترکہ کے سونے کو کلہاڑوں سے توڑ کر تقسیم کیا گیا تھا۔ آپ کی چار بیویاں تھیں اور ہر بیوی کے حصے میں ایک ایک لاکھ دینار آئے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی بیماری کے دوران ایک بیوی کو طلاق دی تھی اور اس کو 80 ہزار دینار دینے کا ارشاد فرمایا تھا۔ آپ کی وصیت کے مطابق جو صدقات اور وظائف وہ اپنی زندگی میں دیا کرتے تھے ان کے لئے 50 ہزار درہم الگ مقرر کئے۔

(الشفاء لقاضی عیاض جلد اوّل باب الرابع فیما اظھرہ علی یدیہ من المعجزات صفحہ 201)

پھر جنگ احزاب کا واقعہ ہے۔ جنگ احزاب میں بڑے بڑے قبائل اکٹھے ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں کی اس وقت انتہائی خوف کی حالت تھی۔ اس وقت آپ نے مسلمانوں کو فتح اور کفار کی شکست کے لئے دعا کی۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے خلاف یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَ زَلْزِلْھُمْ (بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق و ھی الاحزاب) اے اللہ جو کتاب کو اتارنے والا ہے اور حساب لینے میں بہت تیز ہے تو گروہوں کو شکست دے، اے اللہ انہیں پسپا کر اور ہلا کر رکھ دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود بیرونی حملہ اور اندرونی منافقت کے اللہ تعالیٰ نے کس طرح مدد فرمائی۔ وہ لوگ جو مدینے کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے آئے تھے، کس طرح خائب و خاسر ہو کر واپس چلے گئے۔ منافق قبیلہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے نامراد اور برباد کر دیا۔ اس کی مختصر تفصیل اس طرح ہے کہ بنو نضیر کو ان کی غداری کی وجہ سے جب مدینہ سے جلاوطن کیا گیا تو انہوں نے اسلام کے خلاف سب طاقتوں کو جمع کر کے مدینہ پر حملے کا ارادہ کیا اور تقریباً دس ہزار سے پندرہ ہزار فوج تیار کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور اس زمانے میں یہ بہت بڑی فوج تھی۔ اس حملے کی خبر پا کر آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسی کے مشورے کے مطابق مدینہ میں رہ کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ ہوا اور اس کے لئے حضرت سلمان فارسی کے مشورے کے مطابق ہی مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی تا کہ کوئی دشمن اندر نہ آ سکے۔ اور غربت کا زمانہ تھا، خندق کھودنے کے بعد اندر تو محصور ہو گئے لیکن راشن کی کمی کی وجہ سے اور خوراک کی کمی کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت بہت نازک تھی۔ تو اس عرصہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے کئی نشانات دکھائے اور کئی قبولیت دعا کے واقعات بھی ہوئے، یہ بتانے کے لئے کہ تمہاری دعا قبول ہوئی اور دشمن تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آئندہ بڑی بڑی بادشاہتوں کے زیرنگیں ہونے کی خوشخبریاں بھی آپ کو دیں۔ چنانچہ جب آپ بھوک سے نڈھال تھے، صحابہ کا بھی یہی حال تھا، آپ نے اور صحابہ نے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ صحابہ خندق کھود رہے تھے کہ اس وقت راستہ میں ایک چٹان آ گئی جو ٹوٹ نہیں رہی تھی تو آپ نے کدال لے کر وہ چٹان توڑی اور اس توڑنے کے دوران جب آپؐ نے تین دفعہ کدال ماری تو وہ چٹان ٹوٹی۔ اور ہر دفعہ جب آپ کدال مارتے تھے تو ایک حکومت کے ملنے کا نظارہ اللہ تعالیٰ آپ کو دکھاتا تھا۔ چنانچہ پہلی دفعہ جب آپ نے کدال مارنے پر آپ کو مملکت شام کی چابیاں دی گئیں اور سرخ محلات دکھائے گئے، دوسری دفعہ جب آپ نے کدال ماری تو اس پر فارس کی کنجیاں آپ کو دی گئیں اور مدائن کے سفید محلات آپ کو دکھائے گئے اور پھر جب تیسری دفعہ آپ نے چٹان پر ضرب لگائی تو یمن کی چابیاں آپ کو دی گئیں اور صنعا کے دروازے آپ کے لئے کھولے گئے۔ اس وقت آپ پر ہنسنے والے ہنستے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ صرف اس جنگ جیتنے کی دعا قبول ہوئی ہے بلکہ آئندہ کی حکومتیں ملنے کی بھی میں اطلاع دیتا ہوں۔

اس موقع پر آپ کی دعا سے خوراک میں برکت پڑنے کا بھی واقعہ ہوا۔ ایک صحابی جابر بن عبداللہؓ نے آپ کے چہرے پر نقاہت اور بھوک کے آثار دیکھ کر گھر جا کر اپنی بیوی سے پتہ کیا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں کچھ جو کا آٹا ہے اور ایک چھوٹی بکری ہے۔ انہوں نے بکری ذبح کی اور انہیں کہا کھانا پکاؤ میں آنحضرت ﷺ کو جا کر اطلاع کرتا ہوں۔ تو بیوی نے کہا کہ زیادہ مہمان نہ آ جائیں، مجھے ذلیل نہ کروانا، آنحضرت ﷺ کو بتا دینا۔ تو جابر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کچھ کھانا ہے، آ جائیں، تناول فرمائیں۔ آپ نے پوچھا کتنا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ایک چھوٹی سی بکری ہے اور جو کی چند روٹیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا بہت ہے۔ پھر آپ نے آواز دے کر کہا کہ انصار اور مہاجر سارے دعوت پر آ جاؤ۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ پیر پھول گئے، بہت برا حال ہوا لیکن آپ نے کہا کہ جاؤ جب تک میں نہ آ جاؤں سالن کی ہنڈیا چولہے پر رہنے دینا اور اس کو نہ اتارنا اور نہ روٹی پکانا شروع کرنا۔ پھر آپ نے خود آ کر اپنے سامنے روٹی پکوانی شروع کی اور اپنے ہاتھ سے کھانا تقسیم کرنا شروع کیا۔ اور آپ کی دعا کی قبولیت کے معجزے سے سب نے سیر ہو کر کھانا کھالیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق و ھی الاحزاب)

پھر دیکھیں آپ کی دعا کی قبولیت کے باوجود بنو قریظہ کی منافقت اور دس سے پندرہ ہزار فوج کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس طرح فتح عطا فرمائی کہ دشمن کو اپنی پڑ گئی۔ اس کا مختصر قصہ یوں ہے کہ جب محاصرہ لمبا ہو گیا تو رات کے وقت اتنی سخت آندھی آئی کہ جس نے کفار کے بہت بڑے کیمپ میں جو کھلی جگہ پر تھا کھلبلی مچا دی۔ خیمے اکھڑ گئے، قناتوں کے پردے ٹوٹ کر اڑ گئے، ہنڈیاں جو چولہوں پر پڑی ہوئی تھیں الٹ گئیں اور ریت اور کنکر کی بارش نے لوگوں کے کان، ناک، آنکھ اور منہ ہر چیز بند کر دیا۔ وہ آگیں جو عرب کے دستور کے مطابق قومی نشان کے طور پر جلائی جاتی تھیں، وہ بجھ گئیں۔ یہ دیکھ کر وہم پرست کفار کے حوصلے بہت پست ہو گئے اور جو پہلے ہی ایک لمبے محاصرے کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو رہے تھے، واضح طور پر کوئی چیز سامنے نہیں آ رہی تھی کیونکہ ایک تو لمبا محاصرہ پھر اتنی بڑی فوج، اس کے کھانے پینے اور انتظامات کا سامان تو ان کی بھی کافی بری حالت تھی۔ ان کو اس چیز سے بہت دھکا لگا۔ چنانچہ ابو سفیان جو اس سارے لشکر کا سپہ سالار تھا، کئی قبیلوں نے مشترکہ طور پر اس کو اپنا سالار بنایا تھا، وہ اپنے لشکر کو لے کر واپس چلا گیا اور ان کے دیکھا دیکھی باقی بھی جانے شروع ہو گئے اور صبح تک یہ میدان بالکل صاف ہو گیا۔ جو مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے آئے تھے، خود ان کو اپنی پڑ گئی اور چلے گئے۔

چنانچہ جب یہ ہو گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد یہ دعا کرتے تھے اور اس وقت دعا کی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَہٗ (بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق و ھی الاحزاب) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو اکیلا ہے اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی احزاب کو مغلوب کیا، اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

دیکھیں ایک وقت تھا جب دشمن آپ کو مکہ میں آپ کو ختم کرنے کے درپے تھا۔ اس کے ظلم سے تنگ آ کر آپ ﷺ اور مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی لیکن پھر مدینہ میں بھی دشمن حملہ آور ہوتے رہے۔ جنگ بدر ہوئی، احد ہوئی، احزاب ہوئی لیکن پھر مدینہ میں بھی جنگ بدر میں یہ لوگ جس طرح حملہ آور ہوئے اس میں بھی آپ ﷺ نے بدر کے دن دعا کی کہ اگر آج مسلمان شکست کھا گئے تو کفار نے ان میں سے پھر کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا اور پھر اے خدا! تیرا نام لیوا دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کرتے ہوئے تسلی دی کہ فکر نہ کرو، فتح تمہاری ہے اور غلبہ اسلام کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ دشمن نے عبرتناک شکست کھائی۔ پہلی روایت میں میں اوپر بیان کر آیا ہو کہ کس طرح بدر کی جنگ میں دشمن کے سردار واصل جہنم ہوئے۔

پھر اُحد کی جنگ ہوئی اور باوجود دشمن کے حق میں پانسہ پلٹنے کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہت بڑے نقصان سے محفوظ رکھا۔ پھر جنگ احزاب کی تھوڑی سی تفصیل آپ نے سنی ہے اور قبولیت دعا کے نظارے بھی دیکھے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ جب ایک تھے تو اے محمد ﷺ دشمن تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ اے میرے پیارے نبی میں تو تیری پہلے دن کی دعائیں سن چکا ہوں اور ان کو قبولیت کا درجہ دے چکا ہوں اور تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ دین اب قیامت تک ختم ہونے والا نہیں بلکہ تمام دینوں پر غالب آنا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے سامنے گزشتہ امتیں پیش کی گئیں، میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ ایک گروہ ہے اور کسی کے ساتھ چند افراد ہیں اور کسی نبی کے ساتھ دس افراد ہیں اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد ہیں اور کوئی نبی اکیلا ہی ہے۔ اسی اثناء میں میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا، میں نے پوچھا اے جبریل! کیا یہ میری امت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ آپ افق کی طرف دیکھیں، جب میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ مسلم کی ایک دوسری روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ مجھے کہا کہ دوسری طرف بھی افق پہ دیکھو، جب ادھر دیکھا تو وہاں بھی لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ تو جبریل نے مجھے بتایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں 70 ہزار لوگ ایسے ہیں جو بلا حساب اور بغیر سزا کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ تو جبریل نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دم درود نہیں کرتے اور نہ ہی بدفال لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محصن کھڑے ہو گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ تو اسے ان لوگوں میں شامل کر دے۔ اس پر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ حضور نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت اور پہل حاصل کر چکا ہے۔ (بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب)

پس یہ جو روایت ہے، یہ پیشگوئی ہے، جس میں آپ کی دعاؤں کی تا قیامت قبولیت کا نظارہ دکھایا گیا ہے۔ آپ کو جنگ احزاب میں تو تین بڑی طاقتوں کی کنجیاں دی گئی تھیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ تمام دنیا کی اکثر آبادی آپ کی امت میں شامل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بتا رہا ہے کہ آپ کے غلام صادق جس نے آخرین کو پہلوں سے ملانا ہے، کی جماعت نے، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو تمام باطل دینوں پر غالب کرنا ہے۔ اس میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ آپ کی امت میں تا قیامت نیکیوں پر قائم رہنے والے اور صالح عمل کرنے والوں کی بڑی تعداد موجود رہے گی اور آپ کو تسلی دلائی ہے کہ آپ کی دعاؤں کا اثر تا قیامت آپ کی سچی پیروی کرنے والوں کو پہنچتا رہے گا، آپ کی دعاؤں سے وہ حصہ لیتے رہیں گے۔ اور آپ نے یہ بھی نصیحت کر دی کہ صرف میری دعا سے ہی نہیں بلکہ نیک اعمال کر کے ان نیک لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو جو بغیر حساب جائیں گے، تمہارے نیک عمل اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں اور وہ تمہاری غلطیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے تمہیں جنت میں ڈال دے، کوشش کرو کہ اس کے فضلوں کو جذب کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں جتنی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوگی اتنی زیادہ اور اتنی جلدی ہم آپ ﷺ کی دعاؤں سے حصہ لیتے چلے جائیں گے، ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں گے جو آنحضرت ﷺ کی سچی پیروی کرنے والوں کا حصہ ہیں، اتنی جلدی ہم دشمن اسلام اور دشمن احمدیت کو خائب و خاسر ہوتا دیکھ لیں گے، اتنی جلدی ہم فرعونوں اور ہامانوں کی تباہی کے نظارے دیکھ لیں گے۔ پس فانی فی اللہ کی دعاؤں سے فیض پانے کے لئے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتے چلے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

گزشتہ جمعہ میں نے امریکہ کے دورہ کے بارے میں کہا تھا کہ دعا کریں اور امریکہ کی جماعت کو بھی اس بارے میں کہا تھا۔ تو دنیا کی مختلف جگہوں سے، ملکوں سے احمدیوں کے خطوط، فیکسیں آئیں، جنہوں نے اپنی خوابیں لکھیں اور پریشانی کے اظہار کئے۔ اور ساروں کے یہی مشورے تھے کہ نہ جائیں اور پھر امریکہ والوں نے بھی بڑا سوچ کے یہ فیصلہ کیا، کچھ واضح طور پر تو نہیں کیا، لیکن دونوں طرف کی آپشن دے دی کہ آئیں بھی اور نہ بھی آئیں۔ بہرحال پھر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ فی الحال نہ جایا جائے۔ وہاں سے بہت سارے لوگوں نے مجھے انفرادی طور پر بھی لکھا ہے۔ تو بہرحال پچھلے دو دنوں سے جو واقعات ہو رہے ہیں وہ بھی یہی ظاہر کرتے ہیں کہ نہ جانے کا فیصلہ ٹھیک ہی ہوا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور موقع پر انشاء اللہ بہتر حالات فرمائے گا تو چلے جائیں گے۔

دوسرے میں ایک یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ دنیا سے خاص طور پر پاکستان سے جلسے کے دنوں میں مبارکباد کے اور جلسے کی کامیابی کے بہت سارے خطوط آئے ہیں۔ ہماری ڈاک کی ٹیم کوشش تو یہ کر رہی ہے کہ ان کے جواب دیئے جائیں لیکن ان کی تعداد کوئی تقریباً 30,25 ہزار ہے اور جہاں تک میرا سوال ہے میں تو دستخط کر دیتا ہوں، تھکتا نہیں ہوں لیکن جواب لکھنے مشکل ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ سب کو جواب نہ پہنچیں۔ تو اس پیغام کے ذریعہ سے میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیشہ احمدیت کی ترقی کے نظارے ہمیں دکھاتا رہے اور اپنی تائید و نصرت کے جلوے دکھائے اور اپنی حفاظت اور پناہ میں ہم سب کو رکھے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ (روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾

(ترجمہ): اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
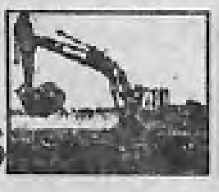
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

سود کی حرمت اور اس کے نقصانات

مبشر احمد خالد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان انسان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے مختلف طریقوں سے بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔ آجکل معاشرے میں سودی کاروبار مختلف شکلوں میں اپنے عروج پر ہے۔ حالانکہ سود کی حرمت نص صریح سے ثابت ہے۔ ذیل کے مضمون میں ان تمام پہلوؤں سے سودخوری اور اس کے نقصانات پر بحث کی گئی ہے۔ جس کو قرآن کریم، احادیث، ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور بالخصوص تفسیر کبیر کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ تا کہ قارئین پر واضح ہو جائے کہ سودخوری کے جواز کے لئے مذکورہ بالا تمام عذر ناجائز ہیں۔

سود کی تعریف

حضرت مسیح موعودؑ سود کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’شرع میں سود کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلائے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد پنجم ص 221)

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا کہ:۔

’’سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے جو مفت بلامحنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد ہفتم ص 215,214)

ایک صاحب نے سوال کیا کہ سید احمد خان صاحب نے لکھا ہے کہ اضعافاً مضاعفاً کی ممانعت ہے۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:۔

’’یہ بات غلط ہے کہ سود در سود کی ممانعت کی گئی ہے اور سود جائز رکھا گیا ہے۔ شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے۔ یہ فقرہ بالکل اسی قسم کا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ گناہ در گناہ مت کرتے جاؤ۔ اس سے یہ مطلب نہیں ہوتا کہ گناہ ضرور کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم ص 222)

حرمت سود اور قرآن کریم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حرمت سود اور اس کے نقصانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (بالکل) اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس پر شیطان (یعنی مرض جنون) کا سخت حملہ ہو۔ یہ (حالت) اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے (رہتے) ہیں کہ (خرید و) فروخت (بھی تو) بالکل سود (ہی) کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے (خرید و) فروخت کو جائز قرار دیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ سو (یاد رکھو کہ) جس (شخص) کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت (کی بات) آئے اور وہ (اسے سن کر خلاف ورزی سے) باز آ جائے تو جو (لین دین) وہ پہلے کر چکا ہے اس کا نفع اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو (لوگ) پھر (وہی کام) کریں تو وہ (ضرور) (آگ میں پڑنے) والے ہیں۔ وہ اس میں پڑے رہیں گے۔

اللہ سود کو مٹائے گا اور صدقات کو بڑھائے گا۔ اور اللہ ہر بڑے کافر (اور) بڑے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اور مناسب حال عمل کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس یقیناً ان کا اجر (محفوظ) ہے اور انہیں نہ (تو) کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اے ایماندارو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم مومن ہو تو سود (کے حساب) میں سے جو کچھ باقی ہو اسے چھوڑ دو۔

اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (برپا ہونے والی) جنگ کا یقین کر لو اور اگر تم سود سے توبہ کر لو تو (کوئی اتنا نقصان نہیں کیونکہ) تمہارا رأس المال تمہارے لئے وصول کرنا جائز ہے۔ (اس صورت میں) نہ تم (کسی پر) ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم ہوگا۔

اور اگر (کوئی) مقروض تنگ حال ہو کر آئے تو آسودگی (حاصل ہونے) تک (اسے) مہلت دینی ہوگی اور اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو جان لو کہ تمہارا (اس شخص کو رأس المال بھی) صدقہ (کے طور پر) دے دینا سب سے اچھا (کام) ہے۔

اور اس دن سے ڈرو جس میں تمہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا پھر ہر ایک شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہوگا پورا (پورا) دے دیا جائے گا اور ان پر (کوئی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (البقرہ: 276 تا 283)

حرمت سود اور احادیث

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سود لینے والے، دینے والے اور سود کی دستاویز لکھنے والے اور معاملہ سود کی گواہی دینے والے ان سب پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب ارتکاب معصیت میں برابر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس سے ہی روایت کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا گوشت حرام سے بڑھا وہ آگ و دوزخ کا سزاوار ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے اسریٰ ہوئی میرا گزر ایک قوم پر ہوا جن کے پیٹ ایسے تھے جیسے اژدھوں سے بھرپور گھر اور اژدھے پیٹوں کے باہر سے بھی دکھائی دیتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے جواب دیا یہ سود خور ہیں۔

حرمت سود اور حکم و عدل

حضرت مسیح موعودؑ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرضہ ہے دعا کریں۔ فرمایا۔

’’توبہ استغفار کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اس کو رزق میں کشائش دیتا ہے۔‘‘

اتنے قرضہ کی وجہ پوچھی تو اس نے عرض کیا کہ بہت سا حصہ سود ہے تو فرمایا کہ:۔

’’بس پھر تو شامت اعمال ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑتا ہے اسے سزا ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا کہ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو لڑائی کا اعلان ہے۔ خدا تعالیٰ کی لڑائی یہی ہے کہ ایسے لوگوں پر عذاب بھیجتا ہے۔ پس یہ مفلسی بطور عذاب اور اپنے کئے کا پھل ہے۔‘‘

اس شخص نے عرض کیا، کیا کریں مجبوری سے سودی قرضہ لیا جاتا ہے۔ فرمایا۔

’’جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کا کوئی سبب پردہ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری ایسے ہی یہ سود دینا اور لینا ہے۔ کس قدر نقصان دہ یہ بات ہے کہ مال بھی گیا، حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تا کہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے۔ جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دہم ص 110)

سود کی دونوں قسمیں حرام ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ روم آیت نمبر 40 میں فرماتا ہے کہ:۔

ترجمہ:۔ ’’اور جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھے تو وہ اللہ کے حضور میں نہیں بڑھتا۔ اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو تو یاد رکھو کہ اسی قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔‘‘ (سورۃ الروم: 40)

اس آیت کریمہ کی وضاحت میں حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

’’قرآن کریم نے سود کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک وہ سودی کاروبار جو غریبوں سے کیا جاتا ہے۔ اس کو بھی منع کیا گیا ہے لیکن اس آیت سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اس جگہ اس سودی کاروبار کا ذکر ہے جو مالداروں سے کیا جاتا ہے تا کہ وہ مالدار اسے تجارت میں لگائیں اور روپیہ دینے والے کا کاروبار بھی بڑھے۔ بعض مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ مالداروں یا کمپنی والوں کو روپیہ سود پر دینا یا بینک میں سود پر روپیہ لگانا اسلام میں منع نہیں۔ حالانکہ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اس قسم کا سودی کاروبار ہی منع ہے۔ اگر ان کا خیال ٹھیک ہوتا تو یہ آیت کیوں نازل ہوتی اور اس کی کیا غرض تھی۔ قرآن کریم کا نازل کرنے والا عالم الغیب خدا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں نے سود کو حلال کرنے کی کوشش کرنی ہے پس اس نے آئندہ پیدا ہونے والے شبہات کو بھی اس آیت میں دور کر دیا ہے۔‘‘

(تفسیر صغیر ص 530)

حضرت مصلح موعودؓ سورۃ بقرہ کی آیت 276 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’دراصل اگر غور سے کام لیا جائے تو سود دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو مالدار آدمی اپنا مال بڑھانے کے لئے دوسرے مالداروں سے رقم لے کر ان کو ادا کرتا ہے۔ جیسے تاجر پیشہ لوگوں یا بینکوں کا دستور ہے۔ اور ایک وہ سود ہے جو غریب آدمی اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کسی صاحب استطاعت سے قرض لے کر اسے ادا کرتا ہے۔ (-) نے ان دونوں سودوں سے منع کیا ہے۔ اس سود سے بھی روکا ہے جو تجارت یا جائیداد کو فروغ دینے کے لئے مالداروں سے روپیہ لے کر انہیں ادا کیا جاتا ہے اور اس سود سے بھی منع کیا ہے جو غریب آدمی اپنی غربت سے تنگ آ کر کسی صاحب استطاعت سے قرض لینے کے بعد اسے ادا کرتا ہے اور نہ صرف ایسا سود دینے سے روکا ہے بلکہ لینے سے بھی منع کیا ہے اور نہ صرف سود لینے دینے سے منع کیا ہے بلکہ گواہی دینے والوں اور معاہدہ لکھنے والوں کو بھی مجرم قرار دیا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 632)

بیع اور ربوا میں فرق

قرآن کریم میں سود خوروں کے اس عذر کہ ’’بیع‘‘ بھی تو ایک قسم کی ربو ہے اور اللہ نے ’’بیع‘‘ کو تو حلال قرار دیا ہے اور ربو کو حرام قرار دیا ہے کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

’’ان کا ربو کھانا اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں یہ بھی ایک تجارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تردید کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ تمہارے نزدیک تو یہ دونوں

برابر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں کو یکساں قرار نہیں دیتا بلکہ وہ ان میں سے بیع کو جائز قرار دیتا ہے اور ربوٰ کو ناجائز۔ پس اس کا ایک چیز کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دینا صاف بتاتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک جیسی نہیں اور خدا تعالیٰ نے جو اس سے منع کیا ہے تو آخر کوئی حکمت ہوگی اور وہ حکمت وہی ہے جو پہلی آیت میں بیان ہو چکی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ (-) جس تمدن کو قائم کرنا چاہتا ہے اس کی بنیاد دوسروں سے نیک سلوک کرنے اور غرباء کی ترقی پر رکھی گئی ہے لیکن سودی کاروبار کرنے والے حسن سلوک کو جانتے ہی نہیں صرف روپیہ کی زیادتی ان کے مدنظر ہوتی ہے خواہ دوسرے کا گلا گھونٹ کر کی جائے۔ پس چونکہ اس ذریعہ سے دوسروں سے نیک سلوک کرنے اور غرباء کو ابھارنے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اور جنگوں کا دروازہ کھل جاتا ہے اس لئے اسلام نے اس کی کلی طور پر ممانعت فرما دی لیکن مکان یا دوکان کا کرایہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ کرایہ اس لئے لیا جاتا ہے کہ مکان یا دکان کے گرنے کا امکان ہو سکتا ہے اور اس کی مرمت کے لئے مالک مکان کے پاس کچھ نہ کچھ روپیہ ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح تجارت بھی ایک علیحدہ چیز ہے۔ کیونکہ تجارت میں ایک شخص اپنے مال کا دوسرے کے مال سے تبادلہ کرتا ہے۔ پس بیع اور ربوٰ کو ایک چیز قرار دینا نادانی ہے۔

اس کے بعد فرماتا ہے جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت کی بات پہنچ جائے اور وہ اسے سن کر اس کی خلاف ورزی سے باز آجائے تو پھر ہمارا قانون یہ ہے کہ ہم اس کی سابقہ کوتاہیوں پر اس سے کوئی بازپرس نہیں کرتے پس تم بھی ایسے لوگوں کا معاملہ حوالہ بخدا کیا کرو۔ اور ان کی توبہ کو قبول کر لیا کرو۔ ہاں اگر کوئی شخص توبہ کے بعد پھر وہی کام کرنے لگ جائے تو ایسا شخص ضرور سزا کا مستحق ہوگا۔

یہاں...... کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ سود اور خرید و فروخت میں کوئی فرق نہیں مگر وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اگر ان میں کوئی فرق نہ ہوتا اور دونوں ایک جیسے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان میں سے ایک کو حلال اور دوسرے کو حرام کیوں قرار دیتا اور پھر باز آنے والوں کو معاف کیوں کرتا اور جو معافی کے بعد دوبارہ سود لینا شروع کر دیں انہیں سزا کیوں دیتا۔ یہ بات بتاتی ہے کہ بیع اور ربوٰ ایک جیسے نہیں۔ ربوٰ کا لازمی نتیجہ آگ ہے خواہ وہ لڑائی کی صورت میں بھڑک اٹھے یا فتنہ و فساد کے رنگ میں ظاہر ہو۔ مگر بیع کا یہ نتیجہ نہیں ہوتا اور پھر ربوٰ کا یہ نقصان عارضی نہیں بلکہ جب تک یہ لعنت دنیا پر مستولی رہے گی فتنہ و فساد کی آگ بھی بھڑکتی رہے گی۔ اسی کی طرف ھم فیھا خلدون میں اشارہ کیا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 637,636)

ربوٰ کا مفہوم

حضرت مصلح موعودؓ قرآن کریم میں استعمال ہونے والے لفظ ربوٰ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ ربوٰ کے لفظ میں ہر قسم کا سود شامل ہے۔ اس میں بینکوں کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی بلکہ خواہ بینک سے سود لیا جائے یا ڈاکخانہ سے یا کوآپریٹو سوسائٹیز سے یا کسی فرد سے ہر صورت میں وہ ناجائز اور حرام ہے مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں...... نے یورپین اقوام سے ڈر کر سود کی عجیب و غریب تعریفیں کرنی شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں اس طرح کا سود لینے کی تو ممانعت ہے کہ سو روپیہ دے کر دو سو لیا جائے لیکن معمولی سود لینے کی ممانعت نہیں کیونکہ یہ سود نہیں بلکہ منافع ہے۔ ان لوگوں کی مثال بالکل اس کشمیری کی سی ہے جس سے کسی نے پوچھا تھا کہ تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ اس نے کہا کوئی نہیں لیکن جب وہ اٹھا تو چار لڑکے اس کے لمبے کرتہ کے نیچے سے نکل آئے۔ پوچھنے والے نے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ میرا کوئی بچہ نہیں۔ یہ چار کس کے بچے ہیں۔ اس نے کہا چار بچے بھی کوئی بچے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بھی کہتے ہیں کہ پانچ یا سات فیصدی سود بھی کوئی سود ہے۔ سود تو وہ ہے جو سو فیصدی ہو۔

بعض دوسروں نے یہ فتویٰ دے کر کہ غیر مسلموں سے سود لینا جائز ہے اس کے جواز کی ایک اور راہ نکال لی ہے۔ پھر بعض نے یہ فتویٰ دے دیا کہ غیر مذاہب کی حکومتوں کے ماتحت جو مسلمان بستے ہیں ان سے بھی سود لینا جائز ہے۔ آخر یہاں تک کہہ دیا گیا کہ سود وہ ہوتا ہے جو بہت بڑی رقم کی صورت میں لیا جائے اور پھر اس رقم کو معین نہیں کیا گیا کہ کتنی ہو گویا کسی کے لئے بھی روک باقی نہ رہی اور سب کے لئے سود لینا جائز ہو گیا۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ نے سود کو ایسی لعنت قرار دیا ہے کہ آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا سود لینے والا اور دینے والا اور اس پر گواہی ڈالنے والا سب کے سب جہنم میں جائیں گے۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 632,631)

حرمت سود میں حکمت

حضرت مصلح موعودؓ حرمت سود کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''درحقیقت سود سے روکنا اسلام کے اعلیٰ ترین احکام میں سے ہے۔ اسلام نہیں چاہتا کہ صرف چند لوگوں کے ہاتھ میں دولت جمع ہو جائے اور باقی لوگ بھوکے مرتے رہیں بلکہ چاہتا ہے کہ سب کو ترقی کی دوڑ میں حصہ لینے کا یکساں موقع ملے اور تمدن اپنی صحیح بنیادوں پر قائم ہو۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے سودی کاروبار کو بند کیا جائے کیونکہ سود کا سب سے بڑا نقصان یہی ہے کہ امراء اس ذریعہ سے روپیہ حاصل کر کے ہر قسم کی تجارت اور صنعت و حرفت اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں اور دوسرے لوگ ان کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں پس سود ہی ہے جس نے اس زمانہ میں چند ہاتھوں میں دولت جمع کر دی ہے اور امراء اور غرباء میں ایک وسیع خلیج حائل ہو گئی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 632)

ایک اہم سوال کا جواب

حضرت مصلح موعودؓ سود سے متعلق ایک بہت ہی اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''تاجر پیشہ لوگوں کے سود کے متعلق تو جب کوئی شخص سوال کرے کہ مثلاً اس کے پاس دس ہزار روپیہ ہے اور وہ اس سے دس لاکھ کما سکتا ہے۔ اگر وہ بینکوں یا دوسرے افراد سے روپیہ لے کر اسے ترقی نہ دے تو کیا کرے؟ ہم اسے آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ صبر کرے دس ہزار روپیہ اس کے لئے کافی ہے اسی پر گزارہ کرتا رہے۔ مگر جس وقت یہ سوال پیش کیا جائے کہ ایک غریب آدمی بھوک سے مر رہا ہے۔ کھیتی اس کی نہیں ہوئی۔ اناج اس کے گھر میں نہیں آیا۔ بارشیں وقت پر نہیں ہوئیں۔ ایسی صورت میں اگر وہ اپنی زمین کے لئے روپیہ مانگتا ہے تو بغیر سود کے لوگ اسے نہیں دیتے۔ اب وہ کیا کرے۔ اگر وہ بیل نہ خریدے گا تو کھیتی کا کام کس طرح کرے گا یا عمدہ بیج نہ لے گا تو وہ اور اس کے بیوی بچے کہاں سے کھائیں گے۔ اس کے لئے ایک ہی صورت ہے کہ وہ روپیہ قرض لے مگر جب لوگ اسے بغیر سود کے قرض نہ دیں تو وہ کیا کرے۔ جب یہ سوال پیش کیا جاتا ہے تو اس کا جواب دینا ذرا مشکل ہو جاتا ہے اور درحقیقت یہی وہ سود ہے جس کے حالات اور کوائف سننے کے بعد انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ وہ کیا جواب دے مالدار آدمی کو تو ہم فوراً یہ جواب دے سکتے ہیں کہ سود پر روپیہ مت دو۔ اگر تمہارے پاس دس ہزار روپیہ ہے تو اسی پر کفایت کرو مگر ایک غریب آدمی کو ہم یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اسی حالت پر کفایت کرو۔ اس کو تو ایک ہی جواب دیا جاسکتا ہے کہ بھوکے رہو اور مرجاؤ۔ مگر یہ کوئی ایسا معقول جواب نہیں جس سے ہمارے نفس کو تسلی ہو۔ یا سائل کے دل کو اطمینان حاصل ہو۔ پس ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اسلام نے اس کا کیا حل رکھا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر ہم اسلامی تعلیم پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک غریب آدمی تو ایسا ہوتا ہے جس کے پاس روپیہ نہیں ہوتا مگر جائیداد ہوتی ہے۔ اس کے لئے تو یہ صورت ہے کہ وہ جائیداد رہن رکھے اور روپیہ لے لے مگر ایک ایسا غریب ہوتا ہے جس کے پاس جائیداد بھی نہیں ہوتی جسے وہ رہن رکھ سکے یا اگر جائیداد ہوتی ہے تو وہ اس قسم کی ہوتی ہے کہ اگر وہ اسے رہن رکھ دے تو اس کا کاروبار بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً زمیندار ہے۔ اگر وہ اپنی زمین رہن رکھ دیتا ہے تو وہ کھیتی باڑی کہاں کرے گا اپنے مکان کی چھت یا صحن تو وہ گرو نہیں رکھ سکتا۔ ان حالات میں اسلام نے یہ رکھا ہے کہ ایک طرف تو اس نے امراء پر ٹیکس لگا دیا جس سے غرباء کی امداد کی جاسکتی ہے اور دوسری طرف اس نے یہ کہا ہے کہ جب کبھی کسی غریب کی ضرورت پوری نہ ہو تو اس کے دوست واقف کار یا محلہ والے اسے قرض حسنہ دیں اور کشائش تک اسے واپسی کی مہلت دیں تا کہ وہ اطمینان سے اپنی حالت درست کر سکے۔ یہ صورت ایسی ہے جس پر اسے سود پر روپیہ لینے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اس کی احتیاج پوری ہو جاتی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 633,632)

کیا سود کے بغیر ترقی ممکن نہیں

بعض لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ موجودہ دور میں سود کے بغیر ترقی کرنا ممکن نہیں رہا۔ اس عذر کا جواب دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

''وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ آجکل سود کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ صحابہؓ کے زمانہ میں جبکہ دو دو کروڑ روپیہ ایک ایک شخص کے پاس ہوتا تھا کیا سودی کاروبار ہوا کرتا تھا۔ سود کو تو وہ حرام سمجھتے تھے۔ پس یہ غلط ہے کہ سود کے بغیر مال میں ترقی نہیں ہو سکتی۔

پھر اسلام نے اگر ایک طرف سود سے منع کیا ہے تو دوسری طرف زکوٰۃ اور وراثت کے طریق کو جاری کیا ہے۔ اس ذریعہ سے دولت کسی خاص خاندان میں جمع نہیں رہ سکتی بلکہ جو محنت کرے، وہی مالدار ہو سکتا ہے۔ اور غریبوں کے راستہ میں کوئی روک نہیں رہتی۔ غرض سود کی حرمت کا مسئلہ ایک نہایت ہی حکیمانہ مسئلہ ہے اور اسلام نے اسے ایسا ناپسند کیا ہے کہ جو شخص سود لے اس کے اس فعل کو وہ خدا تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ٹھہراتا ہے۔ گویا اسے بغاوت کے جرم میں داخل کرتا ہے اور جس طرح باغی ملک پر بادشاہ چڑھائی کرتے ہیں۔ اسی طرح سود لینے والوں کے متعلق فرماتا ہے کہ اگر تم اس سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ تم نے اس کی بغاوت کی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اگر سود حرام ہے تو پھر موجودہ زمانہ میں اسلام کی اس تعلیم پر کس طرح عمل کیا جاسکتا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہئے کہ دین ایک نظام کا نام ہوتا ہے اور یہ نظام اسی صورت میں نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے جب وہ اپنی مکمل صورت میں قائم ہو۔ ادھوری صورت میں اس کی پوری شان ظاہر نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ آجکل جب لوگوں کو سود کے خلاف کچھ کہا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ سود کے بغیر گزارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اس سے ان کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں سوسائٹی اس قدر گندی ہو گئی ہے کہ انسان سود لینے پر مجبور ہو جاتا ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سود ہی مصیبت کے وقت کا علاج ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سود انسان کی مشکلات کا علاج نہیں بلکہ وہ ایک مرض ہے جسے انسان نے خود پیدا کیا ہے اور...... میں اس کا علاج موجود ہے لیکن وہ علاج ایک نظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب تک اس نظام کو قائم نہ کیا جائے اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ جس طرح ایک مکان کی چار دیواری اور چھت اور دروازے اور کھڑکیاں جب تک کامل نہ ہوں وہ مکان حفاظت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اگر اسلام کی ساری تعلیم کو قائم کیا جائے تو سود کی ضرورت ہی نہیں رہتی اور سود کی مضرتوں سے بھی دنیا نجات پا جاتی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 634,633)

سود کے متبادل جائز ذرائع

حضرت مصلح موعودؓ سود کے متبادل جائز ذرائع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''سود کی ضرورت مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے ہوتی ہے۔

1۔غریب انسان اپنے گزارہ کے لئے قرض لیتا ہے۔

2۔تاجر صناع یا زمیندار اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے قرض لیتا ہے۔

3۔ایک صاحب جائیداد مصیبت زدہ جس کے پاس نقد روپیہ موجود نہیں کسی ناگہانی آفت سے بچنے کے لئے قرض لیتا ہے۔

1۔ظاہر ہے کہ غریب انسان جو آٹھ روپے کما نہیں سکتا وہ آٹھ روپے سود پر لے کر نو کہاں سے ادا کرے گا؟ چنانچہ کسانوں کی موجودہ حالت اس حماقت کو کلی طور پر ظاہر کر رہی ہے۔ایک مرے ہوئے انسان کو مارنا انتہا درجہ کا ظلم ہے۔جو پہلے ہی مر رہا ہے اس پر اور بوجھ لاد دینے کا کیا مطلب ہوا۔آخر اس ظلم کے نتیجہ میں ایک اور ظلم پیدا ہوتا ہے۔یعنی جب مقروض قرضہ نہیں دے سکتے تو وہ قرضہ سے کلی طور پر انکار کر دیتے ہیں۔

2۔تاجر یا صناع یا زمیندار اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے قرض لیتا ہے۔زمیندار کی صورت میں اگر یہ قرض جائیداد کی بہتری کے لئے لیا گیا ہو تو اسلام نے رہن کی صورت کو جائز رکھا ہے اس تدبیر سے اس نے ایک طرف تو لوگوں کو اتنا قرض اٹھانے سے جسے ادا کرنا ان کی طاقت سے باہر ہو روک دیا ہے۔اور دوسری طرف جائز ضرورت کے پورا کرنے کا راستہ بھی کھلا رکھا ہے۔

ایک تاجر اور صناع کے لئے دوسرے لوگوں کو شریک کار کرنے کا راستہ کھلا ہے۔اگر اسے سود سے کاروبار بڑھانے کی اجازت دی جائے اور وہ اپنی تجارتی کوشش میں ناکام رہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے لوگوں کا روپیہ ضائع جائے گا۔اور اگر کامیاب ہو تو بے انتہا دولت ایک ہاتھ میں جمع ہو جائے گی جو انصاف اور ضروریات تمدن دونوں کے خلاف ہے۔

3۔تیسری صورت ایسی ہے کہ جسے ایک حد تک جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔کیونکہ اس پر نہ وہ اعتراض پڑتا ہے جو پہلی صورت پر پڑتا تھا کہ یہ دے گا کہاں سے۔اور نہ وہ اعتراض پڑتا ہے جو دوسری صورت میں پڑتا تھا یعنی یہ کیا حق رکھتا ہے کہ سب دنیا کی دولت اپنی ذہانت سے سمیٹ کر اپنے گھر میں جمع کر لے۔کیونکہ اس صورت میں ایک ایسا شخص قرض لیتا ہے جس کے پاس جائیداد ہے یا قابلیت کمانے کی موجود ہے لیکن ایک ناگہانی آفت کی وجہ سے اسے ایک وقت میں اتنا روپیہ دینا پڑ گیا ہے جو اس کے پاس جمع نہیں۔بظاہر عقل کہتی ہے کہ اسے سود پر قرض لینے کی اجازت ہونی چاہئے۔اس کو سود پر روپیہ قرض دینا ظلم بھی نہیں کیونکہ یہ صاحب حیثیت ہے اور یہ لوگوں کے روپیہ سے کھیلتا بھی نہیں کیونکہ اس کے پاس جائیداد ہے یا وہ نوکری پیشہ ہے جو اس کے قرض کے ادا ہونے کے لئے کافی ضمانت ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کو سود کی اجازت دے کر سود کا دروازہ کھول دینا زیادہ اچھا ہے یا ایسے شخص کے لئے کوئی دوسری صورت کھولنا؟ یقیناً اگر اس شخص کو اجازت ملے تو دوسری دونوں قسم کے لوگ اس کی مثال پر اپنے لئے بھی سود لینے کا فتویٰ دیں گے۔اور یہ لعنت دنیا میں قائم رہے گی۔پس اس کے لئے بھی کوئی اور ہی راستہ کھولنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔

اسلام نے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر ایک مفصل تعلیم دی ہے۔اس تعلیم کا مغز یہ ہے کہ

1۔ہر شخص کو کھانا کپڑا مکان اور علم میسر ہونا چاہئے۔

2۔کسی ایک شخص کے پاس بے انتہا دولت جمع نہیں ہونی چاہئے۔

3۔روپیہ پیسہ کسی کے پاس جمع نہیں رہنا چاہئے بلکہ اسے چکر کھاتے رہنا چاہئے تاکہ سب لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔

4۔جن کو جائز ضرورتیں پیش آئیں ان کے پورا کرنے کا سامان کرنا حکومت اور سوسائٹی کے ذمہ ہے۔

نمبر 2 کی شق کے ماتحت اس نے تجارتی سود کو منع کیا ہے۔کیونکہ بے انتہا دولت ہمیشہ سود پر روپیہ لینے سے جمع ہوتی ہے۔اور اس طرح انسان دوسروں کے روپیہ سے ایک جوا کھیلتا ہے۔اگر کامیاب ہوا تو کروڑ پتی ہو گیا اور اگر ہارا تو اس کا روپیہ تو تھا نہیں۔قرض خواہ کیا کر لیں گے زیادہ سے زیادہ قید کرا دیں گے۔

اس کی دوسری شق کے ماتحت اس نے تقسیم جائیداد کا حکم دیا ہے یعنی ہر شخص کی جائیداد کو اس کے وارثوں میں تقسیم کرنا ضروری قرار دیا ہے۔یہ جائز نہیں رکھا کہ کوئی شخص صرف ایک لڑکے کو جائیداد دے دے تاکہ جو کچھ بھی اس شخص نے کمایا ہے وہ ایک ہی ہاتھ میں جمع رہ کر ہمیشہ کے لئے ایک خاندان کے بعض افراد کو فوقیت نہ دے دے۔

نمبر اول کے ماتحت اس نے حکومت کو حکم دیا ہے کہ سب کے لئے کھانا کپڑا مکان وغیرہ مہیا کرے۔اور اس کے لئے زکوٰۃ اور خراج وغیرہ کا سلسلہ جاری کیا ہے اور افراد پر صدقہ واجب کیا ہے۔

نمبر 3 کے لئے اس نے ورثہ اور زکوٰۃ کا سلسلہ جاری کیا ہے اور سود سے منع کیا ہے۔

اور نمبر 4 کے لئے بھی زکوٰۃ اور صدقات کا سلسلہ اور رہن یا قبضہ یا بیع مسلم کا سلسلہ جاری کیا ہے۔

غرض ان اصول پر اس نے ایک مکمل نظام تیار کیا ہے۔اگر یہ مکمل نظام دنیا میں جاری کیا جائے اور پھر کوئی نقص رہ جائے تب تو اسلامی تعلیم پر اعتراض ہو سکتا ہے ورنہ نظام تو مغربی جاری ہو اور اسلام پر اعتراض ہو کہ اس نے سود سے منع کر کے اس کا علاج کیا بتایا ہے ایک لغو اور بیہودہ فعل ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 635,634)

سود کے نتیجہ میں قومی و بین الاقوامی

امن کی تباہی

سودی تجارت و کاروبار کے نتیجہ میں قومی و بین الاقوامی نقصانات و تباہی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:۔

المس......اس جگہ مس سے مراد جنون ہے اور جنون کے نتیجہ میں انسانی حرکات میں بے راہ روی پیدا ہو جاتی ہے اور سوچنے اور غور و فکر سے کام لینے کا مادہ اس میں نہیں رہتا۔پس مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے کام اس طرح ہوتے ہیں جس طرح ایسا شخص جسے جنون کی بیماری نے ستایا ہوا ہو کھڑا ہوتا ہے۔یعنی جس طرح اس میں وقار نہیں ہوتا اور سرعت اور بے پرواہی ہوتی ہے یہی حال سود خوروں کا ہوتا ہے ان کے کاموں میں بھی ناواجب سرعت پیدا ہو جاتی ہے اور پرواہ اور احتیاط کم ہو جاتی ہے۔چنانچہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ سودی کاروبار کرنے والے لوگ ایسے فتنے پیدا کرتے رہتے ہیں جن کے نتیجہ میں لڑائی ہو اور ان کا روپیہ صرف ہو گویا جس طرح ایک مجنون نتیجہ دیکھنے کا عادی نہیں ہوتا۔اسی طرح سود پر روپیہ دینے والا سود پر روپیہ دیتا چلا جاتا ہے اور سوچتا نہیں کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔اسے صرف یہ دھت ہوتی ہے کہ کوئی فتنہ پیدا ہو اور لوگ ہم سے سودی قرضہ لیں اور اس طرح ہمارا مال بڑھے۔پھر اس سے بڑھ کر بڑی بڑی حکومتوں کو بھی اپنی طاقت سے بڑھ کر سود پر قرض لینے کی جرأت ہو جاتی ہے۔اور وہ عواقب سے لاپرواہ ہو کر خونریز جنگیں شروع کر دیتی ہیں۔درحقیقت ایسی لمبی لڑائیاں جو قوموں کی قوموں کو پیس ڈالتی ہیں۔لاکھوں عورتوں کو بیوہ اور کروڑوں بچوں کو یتیم بنا دیتی ہیں جو لاکھوں بیٹوں کو برباد اور لاکھوں باپوں کو ہلاکت کے گھاٹ اتار دیتی ہیں وہ تبھی جاری رہ سکتی ہیں جبکہ سود کے ذریعہ مالی حالت کو قائم رکھا جائے۔پہلی جنگ عظیم میں سات کروڑ روپیہ یومیہ صرف گورنمنٹ انگریزی کا خرچ ہوتا تھا اور اسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ جرمنی کا خرچ ہوتا تھا۔اگر سود کا دروازہ کھلا نہ ہوتا تو جرمنی اس خرچ کو ایک سال تک بھی برداشت نہ کر سکتا۔اور اس کا سارا اندوختہ تھوڑی مدت میں ختم ہو جاتا۔پھر اس نے کیا کیا۔یہی کہ سود کے ذریعہ کئی سال تک خرچ چلاتا رہا۔پھر لڑائی کی بنیاد بھی سود ہی کی وجہ سے پڑی۔یہ ٹھیک ہے کہ اتحادی حکومتوں نے دفاعی طور پر جنگ کی لیکن جرمنی کو کس چیز نے لڑائی چھیڑنے کی جرأت دلائی۔اسی سود نے۔وہ سمجھتا تھا کہ اگر جنگ شروع ہو گئی تو سود کے ذریعہ میں جس قدر روپیہ چاہوں گا حاصل کر لوں گا اور جنگ جاری رکھ سکوں گا۔اگر سود کا دروازہ بند ہوتا تو اس قدر عظیم الشان جنگ جاری رکھنے کا اسے خیال ہی نہ آتا۔اور اگر براہ راست جرمنوں پر ٹیکس پڑتے تو وہ ایک سال بھی لڑائی جاری نہ رکھ سکتے اور فوراً ملک میں شور پڑ جاتا کہ ہم اس قدر بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔لیکن سود کے ذریعہ روپیہ لے کر لوگوں کو اس بوجھ سے غافل رکھا جاتا ہے۔جو جنگ کے لمبا کرنے کی وجہ سے ان پر پڑتا ہے۔پس سود لڑائی کا ایک بھاری سبب ہے۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احکام جنگ کے بعد سود کا بھی ذکر فرما دیا کیونکہ سود کا جنگ کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 636,635)

سود کے سیاسی نقصانات

حضرت مصلح موعود سود کے سیاسی نقصانات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اگر تم نے سود کو نہ چھوڑا تو تم خدا اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔یہ ایک بہت ہی بڑی تنبیہ ہے جو......کو کی گئی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی اور پھر اس کا خطرناک نتیجہ بھی انہوں نے دیکھا۔ان کی زمینیں اور جائیدادیں چھن کر دوسروں کے پاس چلی گئیں۔اور وہ مفلس اور قلاش ہو گئے بلکہ......کی گزشتہ دور میں جس قدر سلطنتیں تباہ ہوئیں ان کی تباہی کی بڑی وجہ بھی یہی ہوئی۔وہ اکثر سود لے کر یا سود دے کر ہی تباہ ہوئی ہیں۔اگر انہوں نے سودی روپیہ لیا تو روپیہ دینے والی سلطنتوں نے ان کے ملک میں آہستہ آہستہ اپنا تسلط جمانا شروع کیا۔کبھی ریلوں کا ٹھیکہ کیا۔کبھی کانوں کو کفالت میں رکھا کبھی کسی اور چیز پر قبضہ کر لیا اور آہستہ آہستہ تمام ملک پر چھا گئے۔پھر اگر انہوں نے سود پر قرض دیا۔تو جب کبھی سلطنتوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوئی تو وہ ارکان سلطنت جنہوں نے اپنا تمام سرمایہ غیروں کو سود پر دیا ہوا تھا اپنے قرض داروں کے طرف دار ہو گئے تاکہ ان کا روپیہ نہ مارا جائے۔چنانچہ لکھنؤ اور اودھ والوں نے ایسا ہی کیا۔انہوں نے کسی کو سود دیا نہیں

M.T.A کے ناظرین کیلئے خوشخبری

احباب کو یہ جان کو خوشی ہوگی کہ M.T.A انٹرنیشنل چینل انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی براہ راست دیکھا جا سکتا ہے۔

M.T.A انٹرنیٹ کی ویب سائٹ درج ذیل ہے۔www.mta.tv جن احباب کے پاس انٹرنیٹ ہے وہ ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

(ناظر نشر و اشاعت قادیان)

بلکہ خود لینا چاہا اور بہت سا روپیہ انگریزی بینکوں میں جمع کرادیا۔ جب لکھنؤ پر حملہ ہوا تو بڑے بڑے رئیسوں کو انگریزوں نے کہلا بھیجا کہ اگر تم ذرا بھی مخالفت کرو گے تو تمہارا تمام مال جو ہمارے بینکوں میں ہے ضبط کرلیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سب لوگ خاموش ہو کر بیٹھ گئے اور ایک شخص بھی نواب کی تائید میں نہ اٹھا۔ ایک ڈاکو کے قتل پر بھی بہت سے لوگ مارے جاتے ہیں لیکن لکھنؤ کے نواب کے قتل پر ایک شخص بھی انگریزوں کے مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوا۔ غرض سیاسی طور پر سود کا لینا بھی مسلمانوں کے حق میں سخت نقصان دہ ثابت ہوا۔ کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کی صریح خلاف ورزی کی۔ یوں تو دوسری حکومتیں بھی سود لیتی اور دیتی رہی ہیں مگر ان کو اس سے وہ نقصان نہیں پہنچا جو......کو ہوا۔ اس کی ایک روحانی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کو اللہ تعالیٰ نے کلی طور پر اس طرح چھوڑ رکھا ہے جس طرح ایک باپ اپنے بچہ کو عاق کر دیتا ہے اور اس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا لیکن ......اس بچہ کی طرح ہیں جس سے اس کے ماں باپ کو پیار ہوتا ہے۔ پس مسلمان جب بھی احکام الٰہیہ کی خلاف ورزی کریں گے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح تھپڑ پڑے گا جس طرح ایک باپ اپنے بچہ کو تھپڑ مارتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرلے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا تعلق منقطع کر لے گا اور دنیا میں اس کی اصلاح کے لئے اپنا ہاتھ نہیں بڑھائے گا۔ مگر مسلمانوں کی تو یہ حالت ہے کہ ایک طرف تو وہ بڑے زور سے محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف آپ کے احکام کی خلاف ورزی بھی کرتے ہیں اور یہ صورت ایسی ہے جس میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کی گرفت کے لئے بڑھتا ہے اور انہیں وقتاً فوقتاً فہمائش کرتا رہتا ہے۔ ورنہ محض کفر پر اس دنیا میں نہیں بلکہ اگلے جہان میں عذاب دیا جاتا ہے اور ایسا کافر جو کسی کو دکھ نہیں دیتا اور اپنے خیال کی بنا پر اپنے مذہب پر عمل کرتا رہتا ہے۔ اس سے یہاں کوئی پرسش نہیں کی جاتی۔ مگر وہ لوگ جو اسلام کو قبول کرتے ہوئے پھر بھی اسلام کے احکام پر عمل نہیں کرتے ان کو یہاں بھی سزا دی جاتی ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق کلی طور پر منقطع نہ ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسری سلطنتوں پر بھی مختلف اوقات میں زوال آئے۔ مگر وہ زوال صرف سیاسی رنگ کے تھے۔ لیکن مسلمان سلطنتیں محض اس لئے تباہ ہوئیں کہ انہوں نے سود پر قرض لیا یا دیا اور اس طرح اسلامی احکام کی خلاف ورزی کی۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 640,639)

سود کے بارہ میں سخت تنبیہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سودی کاروبار کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ اس ارشاد خداوندی کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''فاذنوا...... سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص سود دے یا لے اس سے قومی طور پر بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ باغی ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے ایک واضح حکم کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

وان تبتم...... کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ حکم صرف ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے سود پر روپیہ دیا ہوا تھا مگر پھر انہوں نے توبہ کرلی۔ اللہ تعالیٰ انہیں فرماتا ہے کہ اگر آئندہ کے لئے تم اس فعل سے توبہ کرلو تو راس المال وصول کرنا تمہارے لئے جائز ہے۔ گو ممکن ہے کہ اس عرصہ میں تم اصل مال سے بھی زیادہ سود لے چکے ہو۔''

سودی آمد کا مصرف

موجودہ زمانہ میں زیادہ تر بینکوں کا انحصار سود پر ہے اس لئے بینکوں میں پیسہ محفوظ رکھنے کی غرض سے اگر پیسہ رکھوایا جائے تو اس رقم پر ملنے والے سود کے متعلق سوال اٹھ سکتا ہے کہ سودی آمد کا مصرف کیا ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے تابع حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل راہنمائی فرمائی ہے۔

''سودی آمد کی رقم حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی روشنی میں یا تو سود اتارنے کے لئے خرچ ہوسکتی ہے یا پھر اسے اشاعت (-) کی غرض سے نظام جماعت کو ادا کیا جائے۔ اس سے چندے وغیرہ ادا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

سود کے بارے میں میرے نزدیک ایک انتظام احسن ہے اور وہ یہ ہے کہ جس قدر سود کا روپیہ آوے آپ اپنے کام میں اس کو خرچ نہ کریں بلکہ اس کو الگ جمع کرتے جائیں اور جب سود دینا پڑے اسی روپیہ میں سے دے دیں اور اگر آپ کے خیال میں کچھ زیادہ روپیہ ہوجائے تو اس میں سے کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ وہ روپیہ کسی ایسے دینی کام میں خرچ ہو جس میں کسی شخص کا ذاتی خرچ نہ ہو بلکہ اس سے اشاعت دین ہو۔''

(سیرت المہدی جلد دوم ص 112 مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور 1927ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سود کی لعنت سے محفوظ رکھے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

منن الرحمان کی ایک عربی عبارت کا مفہوم

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''عربی زبان اور صحیفہ قدرت میں طبعی تعلقات واقع ہیں اور ابدی نوعیت کے انعکاس ہیں گویا وہ دونوں خدائے رحمان کی طرف سے دو آئینے ہیں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں یا دو جڑواں بچے ہیں جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یا دو چشمے ہیں جو ایک منبع سے نکلتے اور ایک دوسرے کے برابر بہتے چلے جاتے ہیں۔''

(منن الرحمان۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 195)

خواجہ محمد اکرم صاحب

لمبی عمر پانے اور صحتمند رہنے کے لئے چند مفید مشورے

عمر کی درازی اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ فرمایا (-) (سورۃ الواقعہ) یعنی ہم نے تمہارے درمیان موت کا اندازہ مقرر کیا ہے اور اس اندازے سے کوئی سبقت نہیں لے جاسکتا اس لئے جو امور بیان کئے جاویں گے وہ عطا شدہ عمر کو باصحت اور خوش و خرم رکھنے کے ذرائع ہیں۔ درازیٔ عمر کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کے لئے نفع رساں وجود کو زیادہ لمبا عرصہ قائم رکھتا ہوں۔ نفع رساں کون ہے۔ وہی جو اللہ کے حکموں پر نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں اوامر و نواہی پر عمل کرتا ہے۔ اس دنیا میں کامیابیوں کی جنت اور آخرت میں جنت النعیم کا خزانہ پالیتا ہے۔

صبح جلدی بیدار ہونا

رات کو جلدی سونا اور صبح تہجد کے لئے بیدار ہونا صحت کے لئے مفید ہے، رفع حاجت سے فارغ ہو کر مسواک کریں۔ آپ کے دانت مضبوط رہیں گے۔ دانتوں کی صفائی کے بعد مکمل وضو کریں۔ دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو اچھی طرح دھوئیں۔ وضو کے دوران آنکھوں کو اچھی طرح دھوئیں۔ آنکھوں کی بیماریوں سے بچے رہیں گے۔ دن اور رات میں جب بھی رفع حاجت سے فارغ ہوں، مکمل وضو کریں آپ کے دل و دماغ کو تقویت پہنچے گی اور فرشتے بھی آپ کے قریب رہیں گے۔

سیر اور ورزش

صحتمند رہنے کے لئے دوسرا اہم ذریعہ نماز فجر کے بعد سیر اور ورزش ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ انصار کے لئے روزانہ کم از کم چار پانچ کلومیٹر سیر ہونی چاہئے۔ ساٹھ سال کی عمر تک جسمانی صحت کی رعایت کے ساتھ ورزش کی جاسکتی ہے۔ ساٹھ سال کی عمر کے بعد سیر ہی کافی ورزش ہے دوسری ورزشیں دل کے عارضہ کا موجب ہوسکتی ہیں۔

غسل

روزانہ غسل صحتمند رہنے کے لئے بہت مفید ہے۔ بعض لوگ سخت سردیوں میں بھی روزانہ غسل کے عادی ہوتے ہیں جس سے ان کا چہرہ پُر رونق رہتا ہے۔ گرمی کے موسم میں ایک سے زائد مرتبہ بھی نہایا جاسکتا ہے۔

متوازن خوراک

صحتمند رہنے کے لئے ایک ضروری امر کم کھانا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کم کھاتا ہے پھر سوال یہ ہے کہ کیا کھایا جاوے۔ بڑھاپے کی بیماریوں سے بچنے کے لئے دودھ اور دہی کا استعمال کریں۔ تازہ تحقیق یہ ہے کہ دہی اور سبزیاں کھانے والوں کی عمر زیادہ ہوتی ہے اس کے بعد پھل اور پھلوں کی مصنوعات کا استعمال بھی صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ ہر موسم کے تازہ پھلوں اور سبزیوں کو ترجیح دیں۔ خوراک میں سب سے مفید شہد کا استعمال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں انسانوں کے لئے شفاء ہے۔ بڑھاپے کی ذہنی اور اعصابی بیماریوں سے بچنے کا سب سے بڑا علاج شہد کا استعمال ہے۔ خوراک کے ذکر میں روزہ کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری ہے۔ روزہ انسان کے اعصاب کو تقویت بخشتا ہے اور جملہ اعضائے رئیسہ کو زندگی عطا کرتا ہے۔

آرام و سکون

بڑی عمر کے افراد کے لئے نیند اور آرام بھی بہت ضروری ہے کم از کم سات گھنٹے آرام مع نیند ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ حقیقی اور گہری نیند صرف دس منٹ آتی ہے جو ایک نئی زندگی بخشتی ہے۔

مناسب علاج

انسانی جسم میں بعض غلطیوں کمزوریوں اور موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کے لئے علاج ہے اس لئے لازم ہے کہ ہر بیماری کا شروع میں ہی علاج کر کے قلع قمع کر دیا جاوے۔ دنیا میں کافی تعداد میں لوگ بالخصوص دیہات میں مناسب علاج نہ ملنے کی وجہ سے وفات پا جاتے ہیں۔ دعا کرنی چاہئے کہ صحیح علاج اور معالج میسر آجاوے۔

ذہنی سکون

صحت جسمانی کے لئے ایک بڑی ضرورت اطمینان قلب کی ہے۔ اللہ فرماتا ہے خوب غور سے سنو۔ اللہ کا ذکر دلوں کو اطمینان بخشتا ہے۔ سب سے اہم ذکر نماز باجماعت ہے۔ خشوع و خضوع کی حامل نماز مومن کو گہرا سکون عطا کرتی ہے۔ دشمنوں کے قصوروں کو معاف کردیں اللہ آپ کی خطائیں معاف فرمادے گا اور سکون کی جنت اسی دنیا میں عطا فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ نوجوانی میں ورزش کرتے تھے اور بڑی عمر میں لمبی سیر آپ کا معمول تھا۔

ہفتہ ہائے قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

متعدد جماعتوں نے اپنے ہاں یکم تا 7 جولائی کو ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا جس میں اجلاسات منعقد کئے اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مختلف عناوین پر تقاریر اور نظمیں پڑھیں۔ اجلاسات کا آغاز تلاوت و نظم خوانی سے ہوا اور دُعا پر اختتام ہوا۔ احباب و خواتین نے ان اجلاسات میں بکثرت شرکت کی اور حصہ لیا اللہ تعالیٰ سب کو قرآنی علوم سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ موصولہ خوشکن و تفصیلی رپورٹوں کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے۔

آسنور ::: مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے زیر اہتمام مورخہ 3 تا 9 جولائی ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ہوا مسجد احمدیہ آسنور میں ہر روز بعد نماز مغرب تا 9.30 جلسہ ہوا جسمیں درج ذیل حضرات نے تقریر کی۔ مکرم مولوی عطاء المجیب لون۔ مکرم عطاء الرحمٰن خالد۔ مکرم رفیق احمد صاحب بیگ۔ مکرم طاہر احمد صاحب بیگ۔ مکرم باسط رسول۔ مکرم پرویز احمد ملک۔ مکرم سید ناصر احمد۔ قادیان میں متعلمین جامعہ احمدیہ کے طلباء کو نظارت کے فرائض دیئے گئے تھے۔ صدر جلسہ نے وقت کی مناسبت سے نصائح فرمائیں۔ سامعین میں سے اکثر دوستوں نے اچھی تلاوت نظم اور تقریر پر انعامات بھی دیئے۔ قادیان میں زیر تعلیم طلباء نے وقف عارضی کے تحت حلقہ محمود آباد۔ حلقہ طاہر آباد حلقہ ریوئن اور جامعہ مسجد میں بچوں کو قرآن کریم۔ سادہ ترجمہ کے علاوہ قاعدہ یسرنا القرآن بھی پڑھایا۔ واقفین نو بچوں کی کلاس بھی لگتی رہی۔ اس وقت حلقہ محمود آباد میں 70 حلقہ طاہر آباد میں 45 حلقہ ریوئن میں 80 سے زائد جامعہ مسجد میں دو صد زائد طلباء قرآن کریم کلاس میں پڑھ رہے ہیں۔ بعد نماز عصر تا مغرب تقریباً 70 سے زائد لجنہ و ناصرات حصہ لے رہی ہیں۔ بعد نماز مغرب تا عشاء تعلیم القرآن کلاس لگ رہی ہے۔ خاکسار خود کلاس لیتا ہے مکرم مولوی باسط رسول صاحب اور مکرم عطاء المجیب لون صاحب مدرسین جامعہ احمدیہ نے ایک ماہ تک کلاس لی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ (فاروق احمد۔ خادم سلسلہ آسنور، کشمیر)

بنگلور : مورخہ یکم جولائی 06 سے جماعت احمدیہ بنگلور میں ہفتہ قرآن کریم کا آغاز کیا گیا۔ سب سے پہلا جلسہ مکرم محمد برکت اللہ صاحب احمدی کے مکان پر کیا گیا۔ دوسرا اجلاس مکرم محمد عظمت اللہ صاحب قریشی کے مکان پر حلقہ سیوانگر میں منعقد کیا گیا۔ تیسرا جلسہ حلقہ جکور میں منعقد کیا گیا تین دن مسجد احمدیہ وِلسن گارڈن میں ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں قرآن کریم کا درس دیا گیا اور قرآن کریم کی تلاوت کے بارے میں احباب کو توجہ دلائی گئی۔ مورخہ 7 جولائی بروز جمعہ قرآن کریم کی اہمیت اور فضائل کے بارے میں خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا۔

۹ رجولائی کو بعد نماز عصر اجتماعی طور پر مسجد احمدیہ بنگلور میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جلسہ میں مہمان خصوصی مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سیکرٹری مجلس کار پرداز رہے۔ خاکسار اور مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب اور مہمان خصوصی اور عزیز عدیل احمد ارسلان نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور نے موقعہ کی مناسبت سے خطاب فرمایا۔ حاضرین جلسہ کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

بلارپور سرکل (مہاراشٹر) بلارپور سرکل کی مختلف جماعتوں میں ہفتہ قرآن کریم منایا گیا اس سلسلہ میں سرکل ہذا کے کئی مقامات پر جلسہ ہائے تعلیم القرآن کا شاندار انعقاد عمل میں آیا

جماعت احمدیہ پاٹن: 17.7.06 کو احمدیہ مسلم مشن پاٹن میں بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ تعلیم القرآن منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد اقبال حسن معلم سلسلہ، مکرم مولوی محمد فضل عمر معلم سلسلہ، مکرم امام خان پٹھان صدر جماعت احمدیہ کھڑکی اور مکرم صدر جلسہ نے تقریر کی دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اس جلسہ میں احباب جماعت پاٹن کے علاوہ مزید چار جماعتوں جماعت احمدیہ کھڑکی، ٹاٹا کوہاڑ، کولانڈی وڈونگر گاؤں کے احباب شامل ہوئے۔

امبے جھری: 18.7.06 کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسلم مشن امبے جھری میں جلسہ تعلیم القرآن کا انعقاد عمل میں آیا۔ عزیزم سید اظہر، مکرم مولوی شیخ نائب رسول صاحب معلم سلسلہ امبے جھری اور مولوی محمد فضل عمر صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی صدر جلسہ کے خطاب اور دعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

سرکل میٹا:: 19.7.06 کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد سرکل میٹا میں جلسہ تعلیم القرآن منعقد ہوا مکرم مولوی جعفر علی خاں معلم سلسلہ سرکل میٹا مکرم سید لطیف صاحب معلم سلسلہ، مکرم محمد فضل عمر معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ سرکل ہذا میں ہفتہ قرآن کریم کے مختلف پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں مکرم مولوی محمد فضل عمر صاحب معلم سلسلہ نے خاص تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ (شیخ اسحاق سرکل انچارج بلارپور)

پلورتھی:: 24 تا 30 جولائی جماعت احمدیہ پلورتھی میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ہوا۔ مکرم ایم ناصر احمد صاحب مکرم نوشاد صاحب مکرم مناف صاحب مکرم ناصر الدین صاحب اور خاکسار ٹی محمد منزل نے تقریر کی مورخہ ۳۰ جولائی کو عالمی بیعت کے بعد جلسہ منعقد ہوا۔ اس روز کلو اجمیعا کا بھی انتظام کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 95 فیصد افراد شامل ہوئے۔ (ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ)

پینگاڑی ::10 سے 16 جولائی تک ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا ہر روز نماز مغرب کے بعد جلسے منعقد کئے گئے تلاوت و نظم خوانی کے بعد دو دو تقاریر ہوتی تھی، پینگاڑی میں ہفتہ میں تین دن تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا جاتا ہے درج ذیل مقررین نے تقریر کی۔ جناب این کنجی احمد ماسٹر، مولوی ٹی ایم محمد مبلغ سلسلہ، سی ایچ عبد الشکور صاحب، مکرم عبد الواحد صاحب، مکرم کے ایم عبد الناصر صاحب، مکرم پروفیسر محمد احمد۔ مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب۔ مکرم پروفیسر بی محمود احمد صاحب، پروفیسر مظفر احمد صاحب، مکرم صدر الدین صاحب ماسٹر۔ مکرم این کنجی احمد صاحب۔ (ایم مصطفیٰ سیکرٹری تعلیم وقف عارضی پینگاڑی)

تروپور: جماعت احمدیہ تروپور نے ہفتہ قرآن کریم 12.7.06 سے شروع کیا ہر روز شام ۶ بجے سے ۸ بجے تک جلسہ منعقد کیا گیا جو نماز عشاء کے ساتھ ختم ہوتا مکرم ایم شاہ جہان صاحب معلم نے تقریر کی، ہر روز چائے کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ میں غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ (ایم عبد الرحیم تروپور، صدر جماعت)

جمشیدپور: ۲۲ تا ۳۰ جولائی جماعت احمدیہ جمشید پور (صوبہ جھارکھنڈ) نے احمدیہ مشن ہال میں پانچ یوم تک اور ٹیلکو اور جواہر نگر میں ایک ایک یوم جلسہ ہفتہ قرآن پاک منعقد کیا۔ خاکسار اور مکرم صدر صاحب نے تقریر کی ۳۰ جولائی کو احمدیہ مسلم مشن میں بعد نماز عصر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جس میں مکرم سید معین الحق صاحب اور مکرم سید آفتاب عالم صاحب مکرم سید قمر الدین طاہر اور خاکسار فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ نے تقریریں کیں صدر اجلاس کے خطاب کے بعد احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (فرزان احمد خان مبلغ سلسلہ جمشید پور)

چنئی ::: جماعت احمدیہ چنئی نے 9 تا 16 جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا جس میں بعد نماز مغرب و عشاء اجلاس ہوا۔ ہر روز مکرم مولوی مزمل احمد صاحب نے قرآن کریم کی مختلف تفسیر بیان کی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے شرکت کی۔ 16.7.06 کو یوم قرآن کریم کے جلسہ کے طور پر منایا گیا یہ اجلاس بعد نماز مغرب شروع ہوا۔ خاکسار نے تعارفی تقریر کی، اس کے بعد مکرم طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

(ایم بشارت احمد، امیر جماعت احمدیہ چنئی)

چھتیس گڑھ: جماعت ہائے احمدیہ چھتیس گڑھ میں ماہ اگست میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ جماعت بھوکیل۔ پٹھیاپلی۔ بربلاڈیہ۔ پرلمدھرا وغیرہ جماعت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ شیخ مامون صاحب معلم۔ شیخ ناصر صاحب معلم۔ محمد عزیز صاحب معلم۔ افضل خان صاحب معلم۔ مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت بسنہ پردانے مختلف پروگراموں میں حصہ لیا اس جلسہ کی خاص بات یہ رہی کہ معلمین کرام نے اجتماعی طور پر ان دعاؤں کو احباب کے سامنے دہرایا۔ جن کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کیلئے کی تھی۔ (حلیم احمد انچارج چھتیس گڑھ)

سینٹ تھامس مائونٹ:: امسال ۹ تا ۱۵ جولائی سینٹ تھامس ماؤنٹ تامل ناڈو میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا روزانہ بعد نماز عشاء مولوی اے پی اے طارق احمد اور جماعت کے دیگر عہدیداران نے تقاریر کیں۔ ۱۶ تاریخ کو کوڑم باکم۔ چنئی میں بعد نماز مغرب و عشاء ہفتہ قرآن مجید کا آخری یوم منایا گیا جس میں مولوی مزمل احمد اور مولوی طارق احمد نے تقریر کی۔ ہماری جماعت کے افراد نے بھی شرکت کی۔ ہفتہ قرآن مجید ہمارے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا کثرت کے ساتھ مرد و زن نے شریک ہو کر بڑے ذوق و شوق سے تقاریر سنیں اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین اجر دے (ایس ایم اسمٰعیل صدر جماعت)

شورت:: جماعت احمدیہ شورت نے ہفتہ قرآن مجید منایا جس میں قبل از وقت پوری جماعت کی آگاہی کیلئے مسجد شریف میں ہفتہ بھر کے پروگرام کیلئے ایک چارٹ مرتب کر کے آویزاں رکھا گیا۔ خاص طور پر خاکسار کے علاوہ ناظم انصار اللہ صدر صاحب جماعت، سابق صدر جماعت نیز مقامی مرکزی معلم فیروز احمد صاحب خان اور غلام حسن صاحب ڈار نے تقریر میں حصہ لیا۔ (ماسٹر نذیر احمد عادل سیکرٹری تعلیم القرآن)

کالیکٹ: جماعت احمدیہ کالیکٹ میں 14 تا 20 جولائی ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر بتائی اور مورخہ 15 تا 20 روزانہ ایک ایک مضمون پر درج ذیل مقررین نے تقاریر کیں۔ مکرم کے وی عیسیٰ کویا۔ مکرم وی کے محمد یوسف۔ مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل۔ مکرم آئی کے احمد کٹی صاحب۔ مکرم اے ایم محمد سلیم۔ مکرم ٹی احمد سعید۔ مکرم ایم ظفر احمد۔ آخری دن پروگرام میں سیکرٹری صاحب اور خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا ہر روز مستورات و احباب جماعت نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔

(کے وی حسن کویا سیکرٹری تعلیم القرآن)

کرڈاپلی: : جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء جلسہ ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا جس میں مندرجہ ذیل احباب نے تقریر کی۔ محترم سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید کرڈاپلی۔ محترم عبد القادر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔ محترم محمد طاہر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔ محترم مولوی غلام احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ محترم دلبر خان صاحب محترم انور خان صاحب۔ مکرم رشید احمد نائب صدر محترم شیخ محمد تعریف صاحب معلم وقف جدید محترم شیخ عبد اللہ اسلم صاحب معلم وقف جدید نرگاؤں۔ محترم مولوی مظہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ

راجستھان۔ محترم شیخ عبدالحلیم صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ۔ (محمد حکیم زعیم انصاراللہ کرڈاپلی)

کڈلور: جماعت احمدیہ کڈلور نے 19 تا25 اگست ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا سات دن کے اس پروگرام میں مکرم مزمل صاحب معلم نے تقریر کی آخری دن بعد نماز مغرب ایک خصوصی اجلاس کیا گیا جسمیں سیکرٹری صاحب اور مکرم مزمل احمد صاحب معلم نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ بعدازاں ایک مختصر سی چائے پارٹی رکھی گئی تھی۔

(کے احمد سیر سعید محمد کڈلور تامل ناڈو)

کوچین: جماعت احمدیہ کوچین نے ۱۱ تا ۱۶ جولائی ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا ہر روز بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا۔ مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب مولوی محی الدین صاحب مولوی امین محمد صاحب مکرم فیروز صاحب، مکرم جوزف صادق صاحب کے بی کریم صاحب علی مون صاحب اور خاکسار ٹی محمد منزل نے تقریر کی۔

(ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ کوچین)

کوڈالی: جماعت احمدیہ کوڈالی کے زیر اہتمام 10 تا16 ہفتہ قرآن مجید منعقد ہوا۔ روزانہ بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ ہوا افتتاحی تقریب میں محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ مکرم سی حسن صاحب صدر جماعت نے خطاب کیا دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ باقی دنوں میں مولانا محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ مکرم کریم احمد صاحب مولوی شریف احمد صاحب مبلغ سلسلہ خاکسار کے عبدالسلام معلم وقف جدید اور مولوی کے وی شمس الدین صاحب معلم وقف جدید عبدالعزیز صاحب زعیم انصاراللہ کینانور مکرم ٹی ایم محمد صاحب مکرم عبدالواجد صاحب۔ پی وی اشرف صاحب پی وی بشیر الدین، عبدالواحد صاحب۔ نیز مکرم این کنجی احمد صاحب مکرم ماسٹر کینانور زونل امیر نے خصوصی تقریر کی۔ اجلاس کے دوران تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(کے عبدالسلام معلم وقف جدید)

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی نے جلسہ یوم قرآن ۲ جولائی کو منعقد کیا جس میں مکرم زاہد الرحمٰن خان نے انگریزی میں اور خاکسار نے اردو میں تقریر کی صدارتی خطاب اور نماز مغرب وعشاء کے بعد تمام حاضرین کیلئے طعام کا انتظام تھا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

منجیری: جماعت احمدیہ منجیری کے زیر اہتمام مورخہ 10 تا16 جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ ہر روز اجلاس ہوا جملہ احباب ومستورات پروگراموں میں بڑے شوق کے ساتھ شامل ہوئے۔ محترم ایم ظفر احمد صاحب آف کالیکٹ مبلغ سلسلہ۔ محترم مولوی این پی محمد صاحب معلم وقف جدید بیرون محترم مولوی کے صدیق صاحب معلم وقف جدید اندرون مولوی ٹی کے محمود صاحب معلم وقف جدید اندرون محترم مولوی سی پی محی الدین کوٹی صاحب معلم وقف جدید محترم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ ایچ شمس الدین کاداشیری مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ آخری دن اجلاس کے بعد شیرینی اور چائے کا انتظام تھا۔ خاکسار نے احباب ومقررین کا شکریہ ادا کیا۔ (ٹی کے امیر علی سیکرٹری اصلاح وارشاد منجیری)

ہبلی (کرناٹک) لجنہ اماء اللہ ہبلی نے مقررہ پروگرام کے مطابق ہفتہ قرآن مجید منایا لجنہ کے درج ذیل مستورات کے مکانوں میں اجلاسات کئے گئے۔ خاکسار قمر النساء کتور۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ منڈاسگر۔ مکرمہ مہر النساء صاحبہ رام دُرگ۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ لودھی۔ مکرمہ نیاز خاتون صاحبہ لودھی۔ مکرمہ فوزیہ بیگم صاحبہ منڈاسگر۔ لجنہ کی تمام ممبرات حاضر ہوئیں۔ خدا ان سب کو جزائے خیر دے۔ اسی طرح ماہانہ اجلاسات بھی باقاعدگی سے جاری رہے۔ (قمر النساء بیگم، صدر لجنہ اماء اللہ ہبلی)

حصار (ہریانہ) زون میں جلسے

جماعت احمدیہ ہانی ماہ جولائی میں ہفتہ قرآن منایا گیا روزانہ بعد نماز عشاء مکرم حوا خان صاحب معلم نے تقریر کی۔

حسن گڑھ: مکرم عبدالباسط صاحب اور سوشیل خان نے تقریر کی۔

جھرائے: ہفتہ قرآن منایا گیا۔ مکرم مانگے خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس میں سندیپ خان اور خاکسار نے تقریر کی۔ مکرم جوگیا خان صاحب معلم سلسلہ نے بھی تقریر کی۔

حصار: میں ہفتہ قرآن منایا گیا ہر روز بعد نماز عشاء مختصر اجلاس ہوا جس میں خاکسار نے تقریر کی۔

جماعت احمدیہ بھاٹلے: میں ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں مکرم مختار علی صاحب معلم نے تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ حصار)

یادگیر: جماعت احمدیہ یادگیر کرناٹک کو مورخہ یکم اگست تا ۱۸ اگست 06 ہفتہ قرآن کریم منانے کی توفیق ملی جس میں ہر روز جلسہ کیا گیا علی الترتیب مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ غوری تقریر مکرم شکیل احمد ڈنڈوتی۔ مکرم عرفان احمد گلبرگی۔ خاکسار ظہور احمد خان، منور احمد ڈنڈوتی۔ مکرم محمود احمد گلبرگی۔ مکرم رفیق اللہ خان صاحب سیکرٹری تعلیم یادگیر مکرم محمد ابراہیم صاحب تیرگھر نے تقریریں کیں۔ (ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ)

خصوصی درخواست دعا

حباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولیٰ کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے دردمندانہ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِی نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔**

اعلان نکاح

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ شبنم خان صاحبہ بنت مکرم ابراہیم احمد خان آف بیر سنگھ پور پالی مدھیہ پردیش کا نکاح ہمراہ عزیزم طارق احمد قمر صاحب ولد مکرم عبدالحمید صاحب درویش قادیان کے ہمراہ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 2.9.06 کو بعد نماز مغرب وعشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا عزیزہ شبنم خان صاحبہ سابق صدر ماسٹر سلطان احمد خان صاحب مرحوم آف مسکرا یوپی کی پوتی ہیں۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہر دو خاندان کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (رفیق احمد خان معلم سلسلہ قادیان)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد صاحب مرحوم محترم میر نورالدین علی صاحب ابن مرحوم میر نصرت علی صاحب آف اڑیسہ سونگڑہ (محی الدین پور) بتاریخ 23 جولائی بعمر 62 سال مختصر سی علالت کے بعد اس جائے فانی کو الوداع کہتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم نیک خصلت اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پانے کیلئے احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے
(میر قمرالدین علی آف محی الدین پور۔ سونگڑہ کٹک۔ اڑیسہ)

مخزن التصاویر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی طور پر مخزن التصاویر کے نام سے نئے شعبے کا قیام فرمایا ہے۔ اس شعبے کا مقصد نادر تصاویر کو اکٹھا کر کے جماعت کی تاریخ کو تصویری رنگ میں محفوظ کرنا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جن احباب کے پاس خصوصاً خلفائے احمدیت، صحابہ کرام ودیگر بزرگان سلسلہ اور تاریخی مواقع کی تصاویر ہوں وہ اس شعبہ کو بھجوا دیں تا کہ ان کو محفوظ کر لیا جائے۔ ان تصاویر کو محفوظ کرنے کے بعد باحفاظت شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ درخواست ہے کہ ریکارڈ دیتے وقت ہر تصویر سے متعلق ضروری کوائف مثلاً تاریخ، مقام وغیرہ ضرور ساتھ بھیجیں۔ مزید معلومات اور رابطے کے لیے درج ذیل فون نمبر، ای میل یا ڈاک کے ذریعہ رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

Makhzanul Tasaweer (AMJ)
22 Deer Park Road, SW19 3TL U.K., London
Tel: Office: +44 (0)20 8875 76300
Mobile: +44 (0) 7909894532
omair@amjinternational.org

(عمیر علیم۔ انچارج دفتر شعبہ مخزن التصاویر)

میری حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر زیر تیاری ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر فل سکیپ کے ایک صفحہ پر مشتمل اپنے تاثرات قلمبند کر کے ادارہ بدر کو 30 ستمبر تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ احباب ومستورات کے علاوہ بچے بھی اپنے تاثرات بھجوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

کیا آپ کی جماعت میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ہو گیا ہے؟

بھارت کی تمام جماعتوں میں جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہفتہ قرآن مجید مقرر تھا الحمدللہ کہ اکثر جماعتوں نے بروقت ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کر کے اپنی رپورٹیں ارسال کی ہیں بعض جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق ماہ اگست میں یہ ہفتہ منا رہی ہیں۔ جن جماعتوں میں تا حال ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد نہیں ہو سکا وہ اس تعلق میں توجہ فرمائیں تمام صدر صاحبان سرکل انچارج صاحبان مبلغین ومعلمین کرام اس طرف خصوصی توجہ دیں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

اعلان نکاح وشادی خانہ آبادی

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم فاروق احمد منصوری ابن مکرم عزیز احمد صاحب منصوری مرحوم درویش قادیان کا نکاح مورخہ 11.8.06 کو عزیزہ طاہلہ شندو بنت مکرم مشتاق احمد شندو مقیم جرمنی کے ساتھ مبلغ 6000 (چھ ہزار یورو) پر مربی سلسلہ اسپین مکرم کلیم احمد صاحب نے پڑھا۔
مورخہ 26.8.06 کو رخصتی کی تقریب عمل میں آئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کیلئے باعث برکت بنائے، اور نیک نتائج پیدا کرے۔ اعانت بدر -/300 روپے۔ (تنویر احمد منصوری قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16051 :: میں محمد احمد معلم سلسلہ ولد محمد سالار مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 55 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 20/30 پلاٹ ایک عدد بمقام ہڑگلی سروے نمبر plot no 278 371 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم اے محمود احمد مبلغ سلسلہ العبد محمد احمد گواہ محمد سرور

وصیت 16052 :: میں سید محمد نقی ولد سید وسیم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1972 ساکن برہ پورہ ڈاکخانہ برہ پورہ ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دستاویز نمبر 14939/14732 چار کٹھہ چار دُھر زمین قیمت 7000 روپے۔ (۲) 14345/14156 چار کٹھہ چار دُھر قیمت 7000 (۳) 11858/11722 چار کٹھہ چار دُھر قیمت 7000 روپے۔ (۴) 11859/11723 چار کٹھہ تین دُھر قیمت 7000 روپے (۵)۔ 15347 ایک کٹھہ آٹھ دھر گیارہ دھر کی قیمت 20,000 روپے۔ (۶) 1098 دو کٹھہ قیمت 10 ہزار روپے (۷) 6069 ایک کٹھہ انیس دُھر تیرہ دھر کی قیمت -/28500 (۸) 9593/9523 ایک کٹھہ پانچ دُھر قیمت -/32000 (۹) ہائش مکان خانہ خسرا 716-2030۔ 395 ہیکٹر (پکہ مکان) قیمت 80 ہزار روپے (۱۰)۔ پرتی زمین 2047/717۔ 165 ہیکٹر (دو کمرے ٹوٹے پڑے ہیں) قیمت 30,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ 84000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید عبد النعیم العبد سید محمد نقی گواہ سید ابوقاسم برہ پورہ

وصیت 16053 :: میں سید عارف علی ولد ڈاکٹر سید منور علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مع زمین تقریباً ۴ مرلہ موجودہ قیمت 1,30,000۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2992 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد منیر العبد سید عارف علی گواہ محمد انور احمد

وصیت 16054 :: میں بشریٰ یاسمین زوجہ سید عارف علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/30,000 بذمہ خاوند زیور طلائی ایک سیٹ 56.760 گرام ۲۳ کیرٹ۔ چین ایک عدد 7.180 گرام ۲۲ کیرٹ۔ انگوٹھیاں ۶ عدد 19.700 گرام ۲۳ کیرٹ۔ بالیاں ۳ جوڑی 14.580۔ ۲۳ کیرٹ کڑے چار عدد 41.900 ۲۳ کیرٹ نتھ ٹیکہ ایک عدد 17.380 گرام 23 کیرٹ۔ کل وزن 157.500 گرام قیمت 92925 روپے۔ نقرئی پازیب ۲ جوڑی 16 تولے 1600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید عارف علی الامۃ بشریٰ یاسمین گواہ محمد انور احمد

وصیت 16055 :: میں ٹی جے شاکرہ خاتون زوجہ مکرم مولوی مزمل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ طلائی زیور کل 128 گرام مالیت 80000 روپے حق مہر دس ہزار روپے وصول شدہ، میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اوایم مزمل احمد الامۃ جے شاکرہ خاتون گواہ اے عبد الرحمٰن

وصیت 16056 :: میں اوایم مزمل احمد ولد اوایم اے محمد ابوبکر مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24.7.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد 1750 اسکوئر فٹ زمین جس میں 1585 اسکوئر فیٹ مکان اور 165 اسکوئر فٹ راستہ ہے کل 1750 اسکوئر فیٹ خسرا نمبر 3835 جس کی موجودہ قیمت 650000 روپے ہے۔ آمد بصورت کرایہ مکان ماہوار 3100 ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3589 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے عبد الرحمٰن العبد اوایم مزمل احمد گواہ اے ناصر احمد

وصیت 16057 :: میں ٹی زینبہ زوجہ کے پی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک جوڑی بالی ۵ گرام سونا ۲۲ کیرٹ جس کی قیمت 1855 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی کے ناصر احمد الامۃ ٹی زینبہ گواہ کے پی محمد

وصیت 16058 :: میں سی کے ناصر احمد ولد سی کے ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں کوئی بھی جائیداد میرے نام منتقل نہیں ہوئی۔ البتہ والد صاحب کی زمین پر ایک گھر خاکسار نے تعمیر کیا ہے جس میں چھ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں لیکن یہ گھر بھی تا حال میرے نام رجسٹرڈ نہیں ہوا ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبد الناصر العبد سی کے ناصر احمد گواہ سی کے انور سادات

مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا (Liberia) کے
چوتھے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: جاوید اقبال لنگاہ۔مبلغ سلسلہ لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو 25-26 مارچ 2006ء کو اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اجتماع کے لئے منرودیا (Manrovia) سے باہر Leahyan Town کو منتخب کیا گیا۔یہاں کے خدام نے اجتماع سے قبل وقار عمل کے ذریعہ بانس کا بہت بڑا ہال تیار کیا اور اس کو پھولوں وغیرہ سے خوب سجایا۔ مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اس حلقہ کی کئی مجالس کا دورہ کر کے خدام کو اجتماع کی اہمیت اور شمولیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام کا عہد دہرایا۔بعد ازاں مختلف موضوعات پر لوکل ومرکزی مبلغین نے تقاریر کیں جن میں احمدیت کیا ہے؟، اسلام احمدیت میں مالی قربانی کی اہمیت، خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں وغیرہ پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد نماز ظہر وعصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔اجتماع میں کھیلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔بعد از نماز عصر Boumi County اور Monstrads County کے درمیان دوستانہ فٹبال میچ ہوا نماز مغرب وعشاء کے بعد رات گئے تک مجلس سوال وجواب ہوتی رہی۔خدام نے بڑی دلچسپی لیتے ہوئے اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں سوالات کئے۔

دوسرا دن اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔بعد از نماز فجر درس قرآن وحدیث ہوا۔ناشتہ کے بعد Indoor Games ہوئیں جس میں خدام نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم صدر صاحب مجلس کی صدارت میں ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر صاحب نے عہد دہرایا۔اس کے بعد نماز کی اہمیت، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ آج منرودیا سے مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر ومبلغ انچارج بھی خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے اور خدام سے خطاب بھی فرمایا۔مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام کو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے اور صحیح اور سچے خادم بننے کی طرف توجہ دلائی۔مکرم امیر صاحب کے ہمراہ احمدیہ مسلم کلینک منرودیا کے ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب بھی تشریف لائے۔انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں خدام کی کوششوں کو سراہا۔مکرم امیر صاحب نے جیتنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام کے علاوہ لجنہ اور انصار بھی بڑی دلچسپی سے شرکت کی۔اس اجتماع میں پندرہ ٹاؤنز کے 125 افراد نے شرکت کی۔قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام کے اندر پاکیزہ تبدیلیاں پیدا فرمائے اور مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو دینی ودنیاوی ترقیات سے نوازے۔

جماعت احمدیہ زمبابوے کے
دوسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(خواجہ مظفر احمد - مبلغ زمبابوے)

الحمدللہ! مورخہ 15 راپریل 2006ء بروز ہفتہ زمبابوے جماعت نے اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔اس میں دو ممالک کی نمائندگی ہوئی۔زمبابوے کے علاوہ بوٹسوانا سے چار افراد کا وفد شامل ہوا۔بوٹسوانا، ہرارے (Harare) جو زمبابوے کا دارالحکومت ہے سے چھ سو کلومیٹر دور ہے۔جلسہ کے سلسلہ میں مکرم فیاض کنگ صاحب جو لوکل افریقین احمدی دوست ہیں کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا۔انہوں نے اپنی ٹیم بنائی اور تمام کام باحسن سرانجام پائے۔جلسہ سے ایک دن قبل تمام انچارج شعبہ جات کو مشن ہاؤس بلا کر تمام انتظامات کا جائزہ لیا اور انتظامات میں جو کمی تھی اس کو دور کیا گیا۔گزشتہ سال ایک سکول کرایہ پر لیا تھا مگر امسال جلسہ سالانہ کے لئے اسی قطعہ زمین کا انتخاب کیا گیا جو جماعت زمبابوے نے مسجد کے لئے حاصل کی ہوئی ہے۔وہاں وقار عمل کے ذریعہ جلسہ کے لئے تیاری کی گئی۔ جلسہ صبح نو بجے شروع ہوا اور شام پانچ بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ابھی چونکہ جماعت کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ تین ایام کا جلسہ کیا جائے اس لئے ایک ہی دن کا جلسہ رکھا گیا۔

امسال حاضری 133 رہی جس میں دس غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے جن میں سے چار عیسائی تھے اور چھ سنی مسلمان تھے۔جلسہ میں حسب ذیل موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

Islam . religion of peace.- Jesus-Prophet of Nazareth.

Promised Messiah in the service of the Holy Quran- Signs of the advent of the Promised Messiah- Importance of Wasiyyat- Prophet Muhammad in Bible

The best of Godly Men - Brief History of Jalsa Salana.

یہ تمام تقاریر انگریزی زبان میں ہوئیں جن کا لوکل زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوا۔

قارئین سے جماعت احمدیہ زمبابوے کی ترقی اور اس جلسہ کے نیک اثرات وبرکات کے دوام کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سپین کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

(رپورٹ: محمد عبداللہ - مبلغ انچارج سپین)

جماعت احمدیہ پیدروآباد: جماعت احمدیہ پیدروآباد کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بتاریخ 2رجون 2006ء جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔خطبہ جمعہ میں خاکسار نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی بعد از نماز جمعہ جلسہ یومِ خلافت کی کارروائی تلاوت قرآنِ کریم سے شروع ہوئی نظم کے بعد۔محترم عبدالرزاق صاحب نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔اور جماعت احمدیہ کی مخالفت اور خلافت کے زیر سایہ ملنے والی ترقیات کا ذکر کیا۔اسی طرح آپ نے خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی پاکستان سے ہجرت اور عالمی بیعت کا تذکرہ بھی بڑے دلکش انداز میں کیا۔اس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب نے "نظامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر خطاب کیا۔اور احباب جماعت کو درج ذیل ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرنا، خلیفۃ المسیح کے خطبات، تقاریر اور دیگر پروگرام سننا اور ان پر عمل کرنا، خلیفۃ المسیح کی مکمل اطاعت کرنا، عہدیداران کی مکمل اطاعت کرنا، خلیفۃ المسیح کو دعا کے لئے خطوط لکھنا، خلیفۃ المسیح کے لئے بہت دعائیں کرنا، خلافت سے پوری وفا کرنا اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا۔

جماعت احمدیہ بارسیلونا: بتاریخ 28رمئی 2006ء جماعت احمدیہ بارسیلونا نے جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا جلسہ کا آغاز حسبِ روایت تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔نظم کے بعد مکرم محبوب الرحمن صاحب مبلغ سلسلہ نے قرآن مجید، حدیث نبوی، ارشادات حضرت مسیح موعود وخلفاء حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ خلافت کی اہمیت وبرکات پر روشنی ڈالی۔

جماعت احمدیہ میڈرڈ

جماعت احمدیہ میڈرڈ نے 27رمئی 2006ء کو جلسہ یومِ خلافت کا انعقاد کیا۔تلاوتِ قرآنِ کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔نظم کے بعد محترم کلیم احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "خلافت کی اہمیت اور برکات" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

جلسہ کے بعد احباب جماعت کو وقت دیا گیا کہ وہ بھی خلافت کی برکات کے سلسلہ میں اپنے واقعات سنائیں۔

محترم فضل الٰہی قمر صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 1970ء میں سپین تشریف لائے تو آپ نے میرے والد محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ سپین سے فرمایا کہ:

"مولوی صاحب ابھی آپ کو دس سال مزید تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا" اور خدا کی شان دیکھئے کہ ٹھیک دس سال بعد 1980ء میں مسجد بشارت سپین کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور جماعت کو ایک مستقل مرکز مل گیا۔

جماعت احمدیہ والنسیا: جماعت احمدیہ والنسیا کو بتاریخ 28رمئی 2006ء کو جلسہ یومِ خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔تلاوت قرآن اور نظم کے بعد خاکسار کو "برکاتِ خلافت اور نظامِ خلافت کی اہمیت" پر گزارشات پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو خلافت کے ساتھ پوری وفا کے ساتھ وابستہ رہنے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے سلسلہ میں
تمام سرکل انچارج صاحبان کے لئے ضروری ہدایات

بھارت کے مختلف صوبہ جات میں متعین سرکل انچارج صاحبان تعلیم القرآن کی رپورٹیں بھجواتے وقت درج ذیل امور کا دھیان رکھیں۔

(1) رپورٹ میں تجنید کے خانہ کو ضرور مکمل کیا کریں جس سے جماعت کی معین تعداد کا علم ہوتا ہے

(2) یسرنا القرآن پڑھنے والوں اور ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والوں کی معین تعداد کے ذکر کے ساتھ ساتھ وقف عارضی اور ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف ضرور دھیان دیں۔

(3) تمام معلمین کرام سے رپورٹیں حاصل کر کے یکجائی طور پر نظارت تعلیم القرآن میں بھجوایا کریں۔رپورٹیں مرکز میں بھجوانے سے پہلے ہر رپورٹ کا خود بھی جائزہ لیا کریں اور قابل اصلاح امور کے متعلق معلمین کرام کو توجہ دلایا کریں۔جن معلمین کی طرف سے رپورٹیں نہیں ملتیں ان کے اسماء اور پتہ جات بھی دفتر کو ضرور بھجوایا کریں۔

(4) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مختلف جگہوں پر تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ٹارگیٹ دئے گئے ہیں اس معینہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر وقت اپنے ٹارگیٹ پورے کریں تا کہ اجتماعی طور پر تقاریب آمین کا انعقاد ہو۔

(5) جو مبلغین ومعلمین کرام کسی سرکل کے ماتحت نہیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں کام کر رہے ہیں وہ بھی باقاعدگی سے ہر ماہ تعلیم القرآن رپورٹ بھجوایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 /اگست 2006ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم سردار رفیق احمد صاحب** (انسپکٹر بیت المال۔UK) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم سردار رفیق احمد صاحب ایک مختصر علالت کے بعد برین ہیمرج کی وجہ سے مورخہ 15 /اگست کو بعمر 67 سال لندن میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم کو نصرت جہاں سکیم کے تحت 16 سال احمدیہ سکول Sonyea Town لائبیریا میں بطور پرنسپل خدمت کا موقعہ ملا۔18989ء میں UK آئے اور یہاں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔چند سالوں سے آپ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ترسیل ڈاک میں بھی خدمت بجالارہے تھے۔آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم بشیر احمد ناصر صاحب (کارکن امانت وخزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ)۔مرحوم یکم رمئی 2006ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم ایک دیرینہ خادم سلسلہ تھے اور تادم واپسیں جماعتی خدمات میں مصروف رہے۔محلہ میں مختلف عہدوں پر جو بھی جماعتی خدمت سپرد کی جاتی رہی اسے بطریق احسن سرانجام دیتے رہے اور مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(2) مکرمہ سیدہ فرخندہ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف واہ کینٹ)۔مرحومہ 25/جون 2006ء کو بقضائے الٰہی واہ کینٹ میں وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔واہ کینٹ میں جماعت کی تشکیل پانے کے بعد وہاں کی پہلی صدر لجنہ بنیں اور مسلسل 21 سال تک صدر لجنہ واہ کینٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ نہایت نیک اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔آپ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب (ابن مکرم شمس الحق خان صاحب مرحوم)۔مرحوم تین ماہ سے زائد عرصہ جگر کے عارضہ میں مبتلا رہنے کے بعد شیخ زید ہسپتال لاہور میں مورخہ 7/جولائی 2006ء کو بعمر 52 سال وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بہت ملنسار، بے نفس، مہمان نواز، جماعت سے محبت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم طیب عرفان بلوچ صاحب (ابن مکرم مولوی خان محمد صاحب مرحوم)۔مرحوم 26/مئی 2006ء کو 37 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم پرجوش داعی الی اللہ تھے اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ضلعی عاملہ کے ممبر بھی رہے۔دو دفعہ جماعتی مخالفت کی وجہ سے ان پر مقدمات قائم ہوئے اور ایک دفعہ ان پر فائرنگ کر کے مارنے کی کوشش بھی کی گئی۔

(5) مکرم صدیق Tk صاحب (جنرل سیکرٹری وسیکرٹری مال کرالہ۔انڈیا)۔مرحوم 21/مئی 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم موصی تھے اور بہت نیک اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ان کی مالی قربانیاں قابل قدر ہیں۔اپنی اور دیگر علاقوں کی مساجد کی تعمیر میں دل کھول کر چندہ پیش کیا کرتے تھے۔اسی طرح غریبوں اور ضرورت مندوں کا بھی خیال رکھتے اور بلاامتیاز ان کی مدد کرتے تھے۔

(6) مکرمہ زینب بی بی صاحبہ (والدہ مکرم ماسٹر عبدالغفور صاحب مرحوم)۔مرحومہ اپنے بیٹے مکرم ماسٹر عبدالغفور صاحب کی وفات کے دو دن بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں اور شدید مخالفت کے باوجود آخر دم تک احمدیت پر قائم رہیں۔

(7) مکرم ماسٹر عبدالغفور صاحب (آف چک نمبر 8۔ایم بی ضلع خوشاب)۔مرحوم آسمانی بجلی گرنے کی وجہ سے 8/مئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم نیک اور مخلص باوفا انسان تھے۔

❁❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اگست 2006ء کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ Asifa Namyolo صاحبہ** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ 19/اگست 2006ء کو 44 سال لندن میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ یوگنڈا کی رہنے والی تھیں اور جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔یوکے جماعت کے ایک مخلص صومالی احمدی عبدالرحمٰن صاحب کی نسبتی بہن تھیں۔انہوں نے پسماندگان میں صرف ایک بیٹی بعمر 13 سال یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب: اس کے ساتھ ہی مکرمہ امۃ الحق صاحبہ (اہلیہ ہومیو ڈاکٹر مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب خالد مرحوم درویش قادیان) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔۔مرحومہ 7/جولائی 2006ء کو شیخوپورہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند اور مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔لمبا عرصہ مجلس عاملہ کی ممبر رہیں۔حلقہ کی طرف سے مجلس شوریٰ کی نمائندگی کا بھی اعزاز حاصل تھا۔مرحومہ خلافت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد نگہبان ہو۔آمین ✿✿✿

ضروری اعلان بسلسلہ صد سالہ جوبلی جامعہ احمدیہ قادیان

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹھیک آج سے سو سال قبل 1906 کو ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی تھی جس کا نام پہلے مدرسہ احمدیہ رکھا گیا اور آج وہ جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم ہوا ہے جس کی تاسیس پر پورے سو سال ہو گئے ہیں قادیان دارالامان میں اس بابرکت درسگاہ کی صد سالہ جوبلی منائی جارہی ہے جس کی تقاریب کا آغاز ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مورخہ 12 جنوری 2006 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ وطلباء جامعۃ المبشرین کو اپنے بصیرت افروز خطاب سے فرمایا۔

انشاء اللہ اس سلسلے میں اس سال کے آخیر میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوگی جس میں کثیر تعداد میں اس جامعہ سے فارغ التحصیل مبلغین کرام شرکت فرمائیں گے۔اس سلسلے میں انفرادی خطوط سے بھی مطلع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔اس سلسلے میں جامعہ احمدیہ اپنا ایک جوبلی سوونیئر ترتیب دے رہا ہے لہٰذا دنیا بھر کے جماعت احمدیہ کے افراد بالخصوص جامعہ سے تعلق رکھنے والے احباب سے گذارش ہے کہ اگر آپ کے پاس جامعہ احمدیہ قادیان کے تعلق سے کوئی بھی یادگاری تصویر یا کوئی اہم واقعہ یا کسی خلیفہ یا صحابی کی کوئی ہدایت یا نصیحت یا خطاب کسی بھی صورت میں موجود ہو تو براہ کرم 15 اکتوبر 2006 تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ بروقت سوونیئر شائع کیا جاسکے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments

الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ہِیَ الدُّعَاءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 31 August 2006 | Issue No. 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا پر اتنا یقین تھا کہ اگر صرف آپؑ اتنا کہہ دیتے کہ ہم نے دعا کی تو دل یقین سے پُر ہوجاتا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کا ایمان افروز و حسین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 راگست 2006 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ سے پہلے خطبہ میں مَیں نے کہا تھا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح و مہدی کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے جس نے آج اپنے آقا کی پیروی میں دعا کرنے کے گُر سکھائے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل پیدا کروایا۔ مخالفین کو آپ نے چیلنج دیتے ہوئے فرمایا تم لوگ جو مجھے کافر و دجال کہتے ہو آؤ مجھ سے مقابلہ کرو اور اس میں آپ نے خصوصیت کے ساتھ دعا کا چیلنج دیا لیکن کسی کو آپ کے مقابلہ میں آنے کی ہمت نہ ہوئی۔

فرمایا ہر دن جو مسیح موعود کی جماعت پر طلوع ہوتا ہے باوجود مخالفین کی انتہائی مخالفت کے جو وہ سو سال سے کرتے چلے آرہے ہیں جماعت کو ترقی کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہی ہیں جو آج تک قبولیت کا شرف پارہی ہیں اور اس کے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں ہیں جو آپ نے اپنے مسیح کے لئے کی ہیں۔ فرمایا آج کے خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کے چند واقعات پیش کروں گا۔ فرمایا ایک چھوٹا سا واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ کتنی باریکی سے آپ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرتے تھے۔ ایک دفعہ کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر سے واپس آئے جب مکان میں داخل ہونے لگے تو کسی سوالی نے دور سے سوال کیا لوگوں کی آواز میں اس سوالی کی آواز دب گئی۔ جب آپ اندر چلے گئے تو آپ کی کان میں اس کی آواز گونجی آپ نے پوچھا کہ سوالی کہاں ہے تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو چلا گیا۔ اس سے آپ کا دل بہت بے چین اور بے قرار ہوا۔ سائل کے خالی ہاتھ واپس چلے جانے کا آپ کو گہرا رنج تھا لیکن تھوڑی دیر بعد پھر اس کی آواز آئی، آپ لپک کر نکلے اور اس کو کچھ دیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے جہاں روحانی مردے زندہ ہوئے وہاں آپ کے ہاتھوں جسمانی مُردے بھی زندہ ہوئے۔ ایک بچی جس کا نام امۃ اللہ تھا اور جو خوست (افغانستان) کی تھی اسے بچپن سے آشوب چشم کی بہت سخت بیماری تھی۔ بہت علاج کے بعد بھی فرق نہ پڑا۔ ایک دن ان کی والدہ آنکھ میں دوائی ڈالنے لگیں تو وہ دوڑ کر بھاگ گئی اور کہا کہ حضرت صاحب سے دم کراؤں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر آنکھ میں دم کرنے کو کہا آپؑ نے دیکھا واقعی خطرناک حالت تھی۔ آپؑ نے انگلی میں اپنا لعاب دہن لیا اور آنکھوں میں پھیر دیا اور سر پر ہاتھ رکھ کر کہا بچی جاؤ اب تمہیں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔ اور ایسا ہی ہوا آپ نے ستر سال کی عمر پائی لیکن پھر آپ کو کبھی آنکھ میں تکلیف نہ ہوئی۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ایک دفعہ سخت بیمار ہوئے ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی اس پر آپؑ کو الہام ہوا سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْم اس کے بعد آپ خلاف توقع بہت جلد صحت یاب ہوگئے۔ حضور نے فرمایا میاں بشیر احمد صاحب کو بھی آنکھوں کی تکلیف تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی اور آپ اللہ کے فضل سے اچھے ہوگئے۔

ایک واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کا حضور نے یہ فرمایا کہ نواب محمد علی خان صاحبؓ مالیر کوٹلہ کا لڑکا شدید بخار میں مبتلا ہوا۔ جانبر ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تو آپؑ کو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ کے حضور عرض کی کہ اے اللہ میں اس کی شفاعت کرتا ہوں اس پر آپ کو الہام ہوا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ پھر بعد میں الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز کہ اب تجھے اجازت دی جاتی ہے اس پر آپ نے بہت تضرع سے دعا کی اللہ نے فضل فرمایا اور لڑکا ٹھیک ہوگیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاعون سے ہلاک ہونے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کا بھی ذکر فرمایا جن میں رسل بابا، غلام بخش، چراغ دین جمونی، کریم بخش لاہور، میاں معراج دین وغیرہ کا ذکر تھا۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا پر اتنا یقین تھا کہ اگر صرف آپؑ اتنا کہہ دیتے کہ ہم نے دعا کی تو دل یقین سے پُر ہوجاتا۔ رحیم بخش صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا سخت مخالف تھے اور میرے والد صاحب کو بہت تنگ کیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: ’’ہم نے دعا کی‘‘ والد صاحب پورے محلہ والوں کو وہ خط دکھاتے اور کہتے کہ اب خلیفہ (محلہ والے دادا کو خلیفہ کہتے تھے) گالی نہ دے گا۔ دادا جمعہ کو گئے ہوئے تھے اور جب واپس آئے تو غیر معمولی طور پر خاموش تھے جبکہ عام طور پر جمعہ سے واپس آکر خوب گالیاں دیا کرتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا آج خاموش ہونے کی کیا وجہ ہے کہا بدزبانی کرنے سے کیا فائدہ۔ اور باوجود لوگوں کے بھڑکانے کے انہوں نے گالی نہیں دی۔

شیخ محمد حسین صاحب پنشنر لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چراغ دین کے مکان پر فروکش تھے بارش نہیں ہورہی تھی قحط کے آثار تھے آپؑ سے بارش کی خاطر دعا کے لئے کہا گیا آپ نے نہ دعا کی اور نہ کچھ جواب دیا۔ پھر کہا گیا آپؑ نے پھر توجہ نہیں کی پھر تیسری بار کسی نے کہا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور حضور کے ہاتھ اٹھاتے ہی بارش شروع ہوگئی۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ اور حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ ایک دفعہ قادیان سے جب واپس ہونے لگے تو حضرت منشی اروڑے خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ مطلع صاف تھا بادل کا کوئی نام و نشان بھی نہیں تھا تانگہ ابھی بٹالہ کے راستے پر تھا کہ خوب بارش ہوئی راستہ پانی سے لبالب بھرا ہوا تھا کہ اچانک تانگہ الٹ گیا اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب راستہ کے کنارے اس حصہ میں گرے جو نسبتاً گڑھے والا حصہ تھا اور ان کے اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی تھا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے ان سے کہا لو تمہاری درخواست پوری ہوگئی تمہارے اوپر بھی پانی ہے اور نیچے بھی پانی ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایسا موقع پیش آیا کہ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی نوابی کے خطاب کے چھینے جانے کا خطرہ لاحق ہوگیا۔ اگر ایسا فیصلہ ہوجاتا تو وہ صرف ایک عام آدمی کی طرح رہ جاتے نواب صاحب نے بہت پریشان ہوکر نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کی بلکہ مقدمہ میں کامیابی پر تین ہزار روپیہ بطور امداد دینے کے لئے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی آپؑ کو الہام ہوا ’’اے سیف اپنا رُخ اس طرف پھیر لے‘‘ اور اس طرح آپ کو مقدمہ میں کامیابی ملی اور آپ کا نواب کا خطاب بحال رہا۔

آپ کی قبولیت دعا پر غیروں کو بھی یقین تھا۔ چنانچہ لالہ شرمپت نے ایک دفعہ جبکہ ان کے بھائی کو قید کی سزا ہوگئی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ آپؑ نے خواب میں خود اپنے ہاتھ سے اس رجسٹر میں جس میں لالہ شرمپت کے بھائی کے نام کے آگے جہاں قید کی مدت لکھی تھی کاٹ کر نصف کردی۔ چنانچہ آپ نے لالہ شرمپت کو بتادیا کے قید کی سزا نصف کردی جائے گی لیکن مکمل بریت نہیں ملے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب کی وعدہ خلافی اور پھر کتاب براہین احمدیہ کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ کے حضور اس کی عزت کے چاک کئے جانے کی دعا کی اور چند دن بعد ہی گورنمنٹ انگریزی نے ان سے نواب کا لقب واپس لے لیا۔ جب کسی بھی طرح کامیابی نہ ملی تو انہوں نے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے آپ کی عزت بچائی گئی اور نواب کا خطاب قائم رہا۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ میں فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کاروبار کا انحصار دعاؤں پر تھا۔ ہر کام سے پہلے آپ دعا کرتے اور کسی بھی چیز کو دعا جیسی تاثیر والا نہیں سمجھتے تھے۔ آخر پر حضور نے فرمایا اللہ ہمیں دعاؤں پر مزید یقین پیدا کرے اور اپنے فضل سے اس میں بڑھاتا چلا جائے۔ ☆☆☆